اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ

قادیان

ماہنامہ مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شمارہ 1 | جنوری 2015ء صلح 1394 ہجری شمسی | جلد 34

جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان تقریر کرتے ہوئے

سامعین کا منظر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست خطاب فرماتے ہوئے۔

جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز کی اختتامی نشست میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ صدارت فرماتے ہوئے اور محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت تلاوت کرتے ہوئے۔

سامعین کا منظر

جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید صدارت فرماتے ہوئے۔

جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز محترم جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس تحریک جدید صدارت فرماتے ہوئے

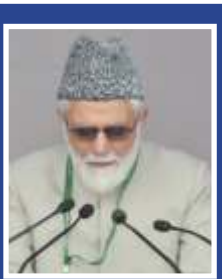

مقررین جلسہ سالانہ قادیان 2015ء

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

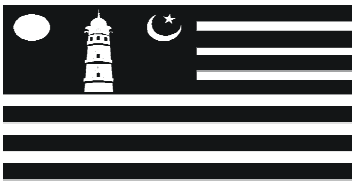

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 34 صلح 1394 ہش جنوری 2015ء شمارہ 1

نگران: رفیق احمد بیگ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
کے۔طارق احمد، مبشر احمد خادم، نیاز احمد نائیک

منیجر : طاہر احمد بیگ
مجلس ادارت : نصر من اللہ، سید عبدالہادی، نسیم احمد ڈار، تبریز احمد سولیجہ، مرید احمد ڈار، نیر احمد
انٹرنیٹ ایڈیشن وکمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج : نیّر احمد
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 200 روپئے　بیرون ملک :50 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 20 روپئے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القُرآن 2
☆ انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم 3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4
☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دُعائی مکتوب گرامی 5
☆ خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 2 جنوری 2014ء 6
☆ چرنی سے چراگاہوں تک 12
☆ سالِ نو اور جماعت احمدیہ 21
☆ مکرم ماسٹر عبدالرحمان صاحب مرحوم آف یاری پورہ کشمیر کا ذکرِ خیر 24
☆ ہائی بلڈ پریشر 26
☆ ضروری اعلان بسلسلہ تاریخ درویشانِ کرام قادیان 29
☆ 28ویں مجلس شوریٰ قادیان کے بارے میں اعلان 30
اراکین انصاراللہ متوجہ ہوں 30
وقفِ جدید کے 58ویں سال کا پُرشوکت اعلان 31
تکالیف ومصائب کی انتہاء (تاریخ کے صفحات) 33
مجالس کی کارگزاری 37
40 Summary of Friday Sermon 2 jan 2014

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق جانکاری کے لئے
درج ذیل Toll Free No پر رابطہ کریں:
180030102131

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A and owned by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat, P.o Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Ataul Mujeeb Lone

آیات القُرآن

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا أَذًى كَثِيْرًا وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ O (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۷)

ترجمہ: تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا، بہت تکلیف دِہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقوی اختیار کرو تو یقیناً یہ ایک بڑا ہمت کام ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O

(سورۃ الاحزاب ۵۷)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O (سورۃ التوبہ ۱۲۸)

یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِئُوْنَ O (سورۃ یٰس آیت نمبر ۳۱)

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ اَرُدُّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ (ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹا دیگا تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں)

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ فِیْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰی، وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ۔ اَوْ لِغَیْرِهٖ۔ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَآءِ عَلَیْهِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سُنا۔ نہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد و ثناء کرے، پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسبِ منشاء دعا کرے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَتَی السَّاعَةُ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا ؟ قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ : اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ،

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''قیامت کب ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے اس کیلئے تیاری کیا کی ہے؟ بدوی نے جواب دیا ''صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبّت ہے۔

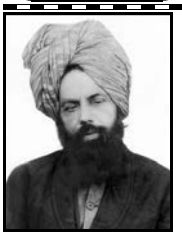

کلام الامام المھدی علیہ السلام

''اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور اُن کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ رُوح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سن کر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجنابؐ کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگ تر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ اُن کے پاس نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔'' (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 452)

''درود شریف کے طفیل میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہاء نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔'' (الحکم مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

''ان مخالفین کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۵/عربی حصہ کا اردو ترجمہ)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دُعائیہ مکتوب گرامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

WTT.2841
10-11-2014

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا سالانہ تربیتی پروگرام برائے سال 15-2014ء موصول ہوا۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ انڈیا کے تمام خدام و اطفال کو اس سالانہ پروگرام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، ان کی تعلیمی و تربیتی صلاحیتوں میں برکت عطا کرے اور خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب عہدیداران کو آئندہ بھی احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور ہر آن اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا رہے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط حضور انور)

خلیفۃ المسیح الخامس

نوٹ: جملہ قائدین اضلاع ومقامی کو تاکید کی جاتی ہے کہ سالانہ تربیتی پروگرام کے مطابق شروع سال سے کاروائی کریں اور حضور اقدس کی ان دُعاؤں کے حقیقی وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حضور اقدس کی اعلیٰ توقعات کے مطابق اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

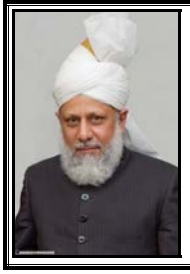

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 2/جنوری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 2/جنوری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ فیکسیں بھی زبانی بھی لوگ کہتے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہوگا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے۔ یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود مہیا فرما دیئے ہیں بیان فرما دیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا اور احمدی کے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہے۔

پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب یہ ہوگا تو تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔ بہرحال ان باتوں کی تھوڑی سی تفصیل یاددہانی کے طور پر آج میں بیان کروں گا۔ یہ یاددہانی انتہائی ضروری ہے۔ ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتے رہنا چاہئے۔ پہلی بات جو آپ نے ہمیں فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ شرک سے بچنے کا عہد ہے۔ ایک مؤمن جو خدا پر ایمان لانے والا ہو اور خدا پر ایمان کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں زمانے کے امام کی بیعت کر رہا ہو۔ ایسے شخص کا اور شرک کا تو دور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ جس باریک شرک کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام توجہ دلا رہے ہیں وہ کوئی ظاہری شرک نہیں ہے بلکہ مخفی شرک ہے جو ایک مؤمن کے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جائیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے۔ پس آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے ان تدبیروں اور حیلوں پر انحصار کیا انہی کو سب کچھ سمجھا یا یہ چیزیں صرف ہم نے تدبیر کے طور پر استعمال کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر ان تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی خیر اور برکت چاہی۔ اپنے آپ کا انصاف کی نظر سے جائزہ خود ہمیں اپنے عہد کی حقیقت بتا دے گا۔

پھر آپ علیہ السلام نے ہم سے یہ عہد لیا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ فرماتے ہیں کہ جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ پس اس باریکیت سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پھر فرمایا یہ عہد کرو کہ زنا سے بچو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے ان گناہوں کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ اب آجکل ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی بیہودہ فلمیں چلتی ہیں یا کھولنے سے نکل آتی ہیں جو نظر کا بھی زنا ہے خیالات کا بھی زنا ہے پھر برائیوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ ہے۔ پس اس بارے میں بھی بہت فکر سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بدنظری سے بچوں گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں غض بصر کا حکم دیا ہے تا کہ بدنظری کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ہمیں تاکید ہے کہ نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ فرماتے ہیں ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں

سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں۔ اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ پھر آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہر ایک فسق و فجور سے بچوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باہر نکلنا فسق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔

پھر ایک عہد یہ لیا گیا ہے۔ بیعت کرنے والے سے کہ ظلم نہیں کرے گا۔ ظلم ایک انتہائی بڑا گناہ ہے۔ کسی کا حق غلط طریق سے دبانا بہت بڑا ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ کونسا ظلم سب سے بڑا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ وہ لوگ جو مقدمات میں اناؤں کی وجہ سے یا ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کے حق مارتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے۔ پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ خیانت نہیں کریں گے اور خیانت نہ کرنے کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیش فرمایا، فرمایا اس شخص سے بھی خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہے۔ پس یہ معیار ہیں جو ہمیں حاصل کرنے ہیں۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر قسم کے فساد سے بچوں گا۔ اپنوں کے ساتھ جھگڑوں اور فساد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا غیروں سے جو ہمیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں ان سے بھی سلوک میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی ہے وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ فرمایا دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگاموں کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔ یہ باغیانہ رویہ چاہے نظام جماعت کے کسی ادنیٰ کارکن کے خلاف ہے یا حکومت وقت کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رویوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی ہے جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ پھر لڑائی جھگڑے دنگا فساد بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتا ہے۔ پس چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو کسی بھی طرح نفسانی جوشوں کو ابھارنے والی یا ان سے مغلوب کرنے والی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر تم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی پابندی کرنی ہے کہ نمازوں کو پانچ وقت اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے اس بات کا بھی عہد کرو۔ دس سال کے عمر کے بچے پر بھی نماز فرض ہے۔ پس والدین کو اس کی نگرانی کی ضرورت ہے اور اس نگرانی کا حق تبھی ادا ہوگا جب خود والدین نمازوں میں نمونہ ہوں گے۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو ہماری مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں۔ صرف عہدے داران ہی اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بہت فرق پڑ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز سے ہی فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ اس میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں پھر۔ پس اس طرف ہر احمدی کو بہت بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ عہد ہم سے لیا کہ نماز تہجد کا بھی التزام کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین

کا طریق رہا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غالباً ہے کہ تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے اور برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ پس نہ صرف روحانی علاج ہے بلکہ جسمانی علاج بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔

پس توجہ کی ضرورت ہے اس طرف بھی ہمیں۔ پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ہم سے عہد لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس بڑی اہمیت ہے درود کی اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی درود انتہائی ضروری ہے۔ پھر بیعت میں ایک عہد ہم یہ کرتے ہیں کہ استغفار میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی بہت زیادہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کے لئے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور ان راہوں سے رزق دیتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پھر یہ عہد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اہم کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور بے اثر ہوتا ہے۔ پھر ایک عہد ہم نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق کو تکلیف نہیں دیں گے۔ پھر یہ عہد ہے کہ مسلمانوں کو خاص طور پر اپنے نفسانی جوشوں سے ناجائز تکلیف نہیں دیں گے جس حد تک عفو کا سلوک ہوسکتا ہے کرنا ہے۔ جو اصلاح بھی کرنی ہے صاحب اختیار نے کرنی ہے ہر ایک کا کام نہیں کہ اصلاح کرتا پھرے۔ خود کسی سے بدلے نہیں لینے عاجزی اور انکساری کو اپنا شعار بنانا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا وفادار رہنا ہے۔ خوشی اور تکلیف ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہی پکڑے رکھنا ہے۔ اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کے ثواب کو حاصل کرتا ہے۔ پس ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی دوڑنا ایک مؤمن کا کام ہے اور جب یہ ہوگا تو اس عہد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور کبھی کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ پس ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بن کر رہنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے انشاء اللہ اور دکھ اور ذلت بھی دیئے جائیں تو کبھی اس کی پرواہ نہیں کرنی یہ ہمارا عہد ہے۔ پھر یہ عہد ہے کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔ پس اس بارے میں بہت ہر وقت ہمیں ہوشیار رہنا چاہئے۔ آجکل شادی بیاہ کے معاملے میں غلط قسم کے رسوم و رواج پیدا ہو گئے ہیں احمدیوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر دوسروں کو دیکھ کر ان رسوم میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس بارے میں تفصیل سے بھی ایک دفعہ میں بتا چکا ہوں۔ سیکریٹریان تربیت اور لجنہ کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے یہ باتیں سامنے رکھتے رہیں تاکہ غیر مقبول فعل سے افراد جماعت بچتے رہیں۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہوا و ہوس کے پیچھے نہیں چلوں گا کبھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنا فی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے اس جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے۔ پھر یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو اپنے لئے مشعل راہ ہم بنائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یہ عہد ہے کہ تکبر اور نخوت کو مکمل طور پر چھوڑ دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہانوں میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ پھر فرمایا میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خدائے ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ پھر یہ عہد لیا گیا ہے کہ فروتنی اور عاجزی اختیار کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی اور انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا اس کو بلند کر دے گا اور یہاں تک کہ اس کو علیین میں جگہ دے گا۔ عاجزی انکساری اختیار کرنے سے ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا یہاں تک بلند ہوتا جائے گا اگر یہ مسلسل رہے تو جنتوں کے اعلیٰ ترین معیار جو ہیں ان میں جگہ دے دے گا۔ پھر یہ عہد ہے کہ ہم ہمیشہ خوش خلقی اپنا شیوہ بنائیں گے۔ اس کو بھی ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر یہ عہد ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔

پھر یہ عہد لیا کہ دنیا اور دین کی عزت اور ہمدردی دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان مال عزت اور اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔

پھر یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ ہمدردی کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جائے۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم میں سے ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔

پھر یہ عہد لیا کہ خداداد طاقتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طریق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے۔

پھر یہ عہد آپ نے لیا کہ آپ سے ایک ایسا قریبی رشتہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے قائم کرنا ہے جس میں اطاعت کا وہ مقام حاصل ہو جو نہ کسی رشتے میں پایا جاتا ہے نہ کسی خادمانہ حالت میں پایا جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کی اطاعت کرنی ہے جو آپ ہماری دینی علمی روحانی اور عملی تربیت کے لئے ہمیں فرما گئے ہیں یا آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جماعت کے افراد تک وہ پہنچتی ہیں جو شریعت کے قیام کے لئے ہیں جو قرآن کریم اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوہ حسنہ کے مطابق ہیں کہ اس کے بغیر نہ ہی ہماری ترقی ہوسکتی ہے نہ ہماری اکائی قائم رہ سکتی ہے۔ پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت میں وہی شامل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق اس پر عمل کرتا ہے''۔

(نمازوں کے بعد حضور انور نے دو جنازہ غائب پڑھائے۔) فرمایا ایک تو ہمارے شہید بھائی کا جنازہ ہے مکرم لقمان شہزاد صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ کو مخالفین احمدیت نے مؤرخہ 27 دسمبر کو صبح بعد نماز فجر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم نے 27 نومبر 2007ء کو بیعت کر کے نظام جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ 27 دسمبر کو جب آپ فجر کی نماز ادا کر کے اپنے ڈیرے پر جا رہے تھے تو مخالفین نے تعاقب کر کے پیچھے سے سر میں گولی ماری جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ راستے میں جام شہادت نوش فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 5 اپریل 1989ء کو پیدا ہوئے۔ نہایت ایماندار نیک دل نیک سیرت شریف النفس ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے خاندان کو بھی احمدیت کے نور سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔

دوسرا جنازہ غائب مکرمہ شہزادے ستانوس کا ہے۔ یہ مقدونیہ کی رہنے والی ہیں۔ 19 نومبر 2014ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1996ء میں اپنے میاں کی احمدیت قبول کرنے کے چند ماہ بعد بیعت کرنے کی ان کو سعادت ملی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچے اور خاوند کو بھی جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

☆☆☆☆

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

چرنی.....سے.....چراگاہوں تک

مظلوم اور امام السائحین کی درد بھری مگر بامُراد کہانی

(مکرم غلام نبی نیاز سابق مبلغ انچارج سرینگر، کشمیر)

قسط نمبر 1

ابتدائی کلمات ::

امام السائحین سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی پر زیرِ نظر مضمون خاکسار نے 2004 کو تبلیغی اغراض کے پیش نظر ترتیب دیا تھا۔ بعض وجوہات کی وجہ سے تا ایں دم طاقِ نسیاں بنا رہا۔ نیز بعض منفی لٹریچر بھی مزید تدبّر و تفکر کا باعث بنا۔ چنانچہ فرصت کے موجودہ لمحات نے اس سلسلے میں موافقین و مخالفین کے خیالات جاننے کی رہنمائی کی۔ ان کی کتب کے علاوہ بزرگانِ سلسلہ اور مختلف طبقاتِ فکر کے سکالروں کی کتب، تواریخ کشمیر اور تورات اور اناجیل کے مطالعہ کے بعد اس مضمون کو مزید اضافہ کے ساتھ ترتیب دے رہا ہوں۔ خدا کرے کہ قارئین کی پسندیدگی مُیسّر ہو اور ان کے تعاون کا جو وہ بعد مطالعہ اس میں رہ گئی کمیوں اور خامیوں کی نشاندہی کر کے دینگے، شکریہ ہوگا۔

مضمون کو ترتیب دیتے ہوئے اس بات کا شدّت سے نہ صرف احساس بلکہ پختہ یقین بھی ہوا کہ یہ صرف اتفاق ہی نہیں بلکہ اللہ جل شانہٗ کا منشاء معلوم ہوتا ہے کہ سوائے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی نبی کی سیرت و سوانح محفوظ نہیں۔ اس میں یہی راز ہے کہ دنیا والوں کی نجات آپؐ کے دامنِ مبارک سے وابستگی میں ہی مُضمر ہے کیونکہ سابقہ انبیاء کرام مختص بالزمان اور مختص بالقوم تھے لہٰذا ان کی سیرت و سوانح بھی محفوظ نہیں ہے۔ لیکن ہمارے آقا سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہُ نفسی چونکہ خاتم النبیین کے عظیم منصب پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپؐ کے اُسوہ مبارکہ کو ہر فرد بشر کو اپنانے کی تاکید کی ہے لہٰذا آپؐ کی سیرت و سوانح نہ صرف مسلمان سکالروں کے ہاتھوں بلکہ غیر مسلم سکالروں کے ذریعہ بھی محفوظ ہوئی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا تا کہ اقوام عالم آپؐ کے اُسوہ حسنہ کو اپنا کر نجات دارین سے ہمکنار ہو سکیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو ایک دن ضرور پورا ہو کر رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعا ہے کہ وہ رب رحمٰن ہم سب کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ مبارک سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا کرے۔ ہماری ہمیشہ یہی دعا ہے کہ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

ہوا یوں کہ حاکمِ وقت :

''قیصر اَوگوسٹس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اسم نویسی سوریہ کے حاکم کورنیس کے عہد میں ہوئی اور سب لوگ نام لکھوانے کیلئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرہ سے داؤد کے شہر بیت اللحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا تا کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا اور اُس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔'' (لوقا ۲ تا ۷/۲)

شہر سے دور گڈریوں کے علاقے میں پیدا ہونے والا یہ بچہ نہایت ہی بیکس اور کسمپرسی کی حالت میں پیدا ہوتا ہے۔ بے وسیلگی اور بے بضاعتی کی یہ حالت تھی کہ سرائے میں اُسے جگہ نہ ملی چنانچہ اس کی پاکباز، مقدس اور بَطول ماں نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں ہی رکھا۔ دِن بیتتے گئے۔ حاکم وقت کو مجوسیوں نے کہا کہ جو بچہ پیدا ہوا وہ اس کی تخت شاہی کو چھین لے گا۔

چنانچہ حاکم وقت نے اپنی ریاست کے سرحدوں کے اندر تمام بچوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ بچے کے والدین بچے کو اِدھر اُدھر لے جا کر چھپتے پھرتے رہے۔ بچہ بڑھتا گیا اور آزمائشوں کا سلسلہ بھی پروان چڑھتا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور حفاظت میں اِس مقدس اور باعظمت انسان نے ناقابل تسخیر حالات کو زیر دست و پا کرتے ہوئے اپنے اس الٰہی مفوضہ ہدف کو پا ہی لیا جو حضرت داؤد علیہ السلام کو کشفاً دکھایا گیا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے پُرعظمت روحانی فرزند حضرت مسیح علیہ السلام پر وارد ہونے والے تمام تکلیف دہ حالات اور دشمنوں کی اِیذا رسانیوں کے بعد رُستگاری ملنے، بارے کشفاً دکھایا گیا تھا جو آپؑ کی عاجزانہ اور پُر دَرد دعاؤں کے طفیل ممکن ہوا۔ ''زبور'' کے مطالعہ سے تمام حالات کا علم ہوجاتا ہے۔ عیسائی مفسرینِ بائیبل اور زبوروں کی اِن آیات کو متعلق بالمسیح مانتے ہیں لیکن آیات کے مفہوم اور مقصود کو سمجھنے میں عمداً یا سہواً غلطی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کو سرائے میں جگہ نہ ملی۔ خدائے ذوالمجد والعلیٰ نے آپؑ کو چراگاہوں کی سرزمین جنت بے نظیر وادی کشمیر پہنچا دیا جو آپ کے اہداف میں سے ایک تھا۔ حزقیل نبی نے پیشگوئی کی تھی کہ :

''خداوند خدا فرماتا ہے دیکھ میں خود اپنی بھیڑوں کو تلاش کروں گا اور اُن کو ڈھونڈ نکالوں گا جس طرح چرواہا اپنے گلہ کی تلاش کرتا ہے جو اپنی بھیڑوں کے درمیان ہو جو پراگندہ ہوگئی ہیں اِس طرح میں اپنی بھیڑوں کو ڈھونڈوں گا اور جگہ جگہ انہیں چھڑالوں گا۔'' (باب 34)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بھیڑیں (یعنی بنو اسرائیل) موجود تھیں جن کی تلاش کے لئے آپؑ کا یہاں آنا اور اُن کو ڈھونڈنا آپؑ کے فرض منصبی میں شامل تھا۔ اسی سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے یہ مضمون ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا کرے کہ توفیق عطا ہو اور قارئین کو یہ کوشش پسند آئے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

سلطنتِ روم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

واضح رہے ——— ''قریباً ستائیس (۲۷) سال قبل مسیح، جولیس قیصر کا بھتیجا آگسٹس رومی سلطنت کا حکمراں تھا۔ یہ سلطنت بہت ہی وسیع تھی۔ مغرب میں بحر اوقیانوس مشرق میں فُرات، شمال میں ڈینوب اور رَائن اور جنوب میں صحرائے افریقہ اس حکمران کی سلطنت کی حدیں تھیں۔ اس کی رعایا دنیا کی آبادی کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ تھی۔ اسی وسیع سلطنت کے ایک صوبہ گلیل کے شہر ''ناصرہ'' میں حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد آباد تھی۔ یہ لوگ ایک نزدیکی گاؤں بَیتُ لَحم سے آکر آباد ہوئے تھے۔ یہ لوگ اپنی پاک بازی، دینداری اور نیکی کی وجہ سے بھی مشہور تھے۔ لوگ ان کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اسی کنبے کی ایک لڑکی مریم نامی اور ایک مرد یوسف نجار کی منگنی آپس میں طے پائی۔

اُدھر حکمران سلطنت نے ایک فرمان جاری کیا کہ سلطنت روم میں محصول کی وصولی کا نظام اپنایا جائے اس غرض کیلئے مردم شماری کرائی گئی لیکن اس کیلئے یہ طریق اپنایا گیا کہ ہر شہری کو اپنے شہر یا گاؤں میں ہی نام رجسٹر کرنا تھا۔ چنانچہ مریم اور یوسف نجار نے ناصرہ سے بَیتُ اللَّحم جا کر اپنے نام اندراج کرائے۔''

(خلاصہ ماخوذ از مسیحی کلیسا کی تواریخ (1 اور 2) از پادری ڈبلیو ڈی کلن صاحب)

جب حاکم وقت نے اپنی وسیع سلطنت میں تمام لوگوں کو نام اندراج کرانے کے احکامات صادر کئے تو یوسف نجار بھی گلیل کے شہر ناصرہ سے داؤد کے شہر ''بَیتُ لَحم'' کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ (اور یروشلم سے چھ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب واقع تھا) تاکہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضع حمل کا وقت آپہنچا اور اس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اس کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی'' (دیکھیں لوقا ۲: (۷/۴))

جبرئیل حضرت مریم کے حضور حضرت مسیحؑ کی خوشخبری اور پیدائش

''چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے

ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اور اُس کنواری کا نام مریم تھا اور فرشتہ نے اس کے پاس اندر آ کر کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خداوند تیرے ساتھ ہے وہ اس کلام سے بہت گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔ فرشتہ نے اس سے کہا اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تُو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اس کے باپ دادا کا تخت اسے دے گا .....مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا جب کہ میں مرد کو نہیں جانتی اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولودِ مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔'' (لوقا باب آیت 26 تا 36)

''اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے اس کے بیٹا ہوگا اور تُو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہوا کہ :

''دیکھ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔ پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا اور اس کو نہ جانا جب تک اس کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام یسوع رکھا۔'' (متی باب ۱ آیت ۲۵/۱۸)

چنانچہ الٰہی تقدیر کے تحت موعود لڑکا پیدا ہوتا ہے اس کا نام ''یسوع'' رکھا گیا۔ ''جب آٹھ دن پورے ہوئے اور اس کے ختنہ کا وقت آیا تو اس کا نام ''یسوع'' رکھا گیا جو فرشتہ نے اس کے رحم میں پڑنے سے پہلے رکھا تھا۔'' (متی باب ۲۱:۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کا سن پیدائش

ڈبلیو ڈی کلن صاحب لکھتے ہیں :

''مروجہ سن عیسوی سے قریباً تین سال پیشتر یسوع مسیح پیدا ہوا۔ یہ مقدس لڑکا نہایت فروتنی کی حالت میں دنیا میں داخل ہوا۔ قیصر آگسٹس نے حکم دیا کہ تمام روم کی سلطنت میں محصول لگایا جائے۔ یہودی بھی مفتوح قوم کی طرح اس انتظام کے ماتحت ہونے کے لئے مجبور کئے گئے جس سے ان کی قوم کی ذلت کا شہرہ ہوگیا۔

یسوع کے معزز والدین گلیل کے ایک شہر ناصرہ میں رہتے تھے مگر چونکہ وہ بھی داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھے اس لئے وہ بیت اللحم کو روانہ ہونے کے لئے مجبور کئے گئے تا کہ وہاں شاہی دفتر میں اپنا نام لکھا دیں۔

یہ گاؤں یروشلم سے چھ میل کے فاصلہ پر جانبِ جنوب واقع تھا اور ان کا اصل مسکن یہی تھا اور ایسا ہوا کہ وہ جب وہاں تھے تو مریم کے جننے کے دن پورے ہوئے اور اپنا پہلوٹھا جنی اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اس کو سرائے میں جگہ نہ ملی۔ مفلس اور حقیر قوم کا یہ لڑکا سرائے کے اصطبل میں پیدا ہوا۔ ایک ایسے ناچیز قصبہ میں جو مفتوح صوبہ سے متعلق تھا۔ اس کی پیدائش کی حالت میں کوئی ایسا نشان نہ تھا جس سے اس کا (مسیح کا) دنیوی اقبال مند ہونا ظاہر ہوتا۔''

(مسیحی کلیسا کی تواریخ از پادری ڈبلیو ڈی کلن صاحب صفحہ ۱۶)

تاریخ کلیسا کے اس اقتباس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت مروجہ سنِ عیسوی سے قریباً تین سال پہلے ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج جو 2014ء ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی معین ولادت کے لئے ہمیں تین سال پیچھے لوٹنا ہوگا۔ اس طرح آپ کی ولادت کا صحیح تعین حل طلب لگتا ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریمؑ کے منگیتر کے دل میں جو شکوک پیدا ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے خود ان کو فرشتہ بھیج کر دور کیا لیکن ''یہود نامسعود'' اپنے اس غلط الزام سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوئے چنانچہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح علیہ السلام یہودی علماء اور اُن کے اکابرین کو وعظ و پند کر رہے تھے تو انہوں نے زبان طعن دراز کی۔ لکھا ہے:

''یسوع نے ان سے کہا اگر تم ابراہام کے فرزند ہوتے تو ابراہام کے سے کام کرتے لیکن اب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو جس نے تم کو وہی حق بات بتائی جو خدا سے سُنی ابراہام نے تو یہ نہیں کیا تھا۔ تم اپنے باپ کے سے کام کرتے ہو انہوں نے اس سے کہا ''ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے'' ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا۔ یسوع نے اُن سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔ اس لئے کہ میں خدا سے نکلا اور آیا ہوں کیوں کہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اُسی نے مجھے بھیجا۔ تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟ اس لئے کہ میرا کلام سُن نہیں سکتے۔ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔'' (یوحنا ۸ باب ۳۹ تا ۴۴ / ۱۳)

یہاں یہ بات واضح ہے کہ ''یہود نامسعود'' حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت پر ناپاک الزام لگاتے تھے۔ قرآن حکیم میں بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کے اتہامات کو اُن کی زبان میں یوں ادا کیا:

''اے مریم! تُو نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔'' (سورۃ مریم آیت ۲۸ اور ۲۹)

غرض یہود حضرت مریم علیہا السلام پر غلط قسم کے الزامات اور اتہامات لگاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اُن کے اِن گندے خیالات کی پُرزور تردید کی اور واضح کیا کہ حضرت مریم علیہا السلام برگزیدہ اور پاک تھیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو قوموں کی عورتوں میں چن لیا تھا اور ممتاز بنایا تھا۔

اِس زمانے کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فیصلہ صادر فرمایا ہے وہ ہمارے لئے حجت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''یہ بات ہمارے عقائد میں سے ہے اور اس کو ہم قرآن مجید اور انجیل کی شہادت کے مطابق لکھتے ہیں اور قرآن سے ایسا ہی ثابت ہے کہ مسیح بن باپ پیدا ہوا۔ پس تم صداقت کو مت چھوڑو۔''

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰، پرانی اشاعت)

نیز فرمایا:

''یہ خیال کہ مسیح یوسف سے پیدا ہوا جاہلانہ خیال ہے اور قرآن کے مخالف ہے۔'' (ریویو جلد اوّل صفحہ ۴۸)

ایک اور جگہ فرمایا:

''بے باپ ہونے میں حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت مسیح کو مشابہت دی گئی ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴)

نیز فرمایا:

''یہ امر ولادت بن باپ خلاف قانون قدرت نہیں اور عادت اللہ سے باہر نہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۴ حاشیہ)

انجیل کی روایت کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت اُس زمانے میں ہوئی جب یروشلم کا حاکم ہیرودیس تھا۔ اُن کو مجوسیوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ''یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہوا ہے'' کیونکہ یورپ میں اس کا ستارہ دیکھ کر وہ اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ پیش خبریوں کے پیش نظر ہیرودیس بادشاہ سخت گھبرایا۔ چنانچہ اُس نے یہودی کاہنوں کو بُلا کر پوچھا کہ ''مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہئے؟ انہوں نے جواباً کہا کہ ''یہودیہ کے بیتُ اللحم میں''۔ ہیرودیس بادشاہ کو خطرہ پیدا ہوا کہ یہ بچہ اس کے اور اس کے خاندان کے اقتدار کا خاتمہ کر دے گا۔ لہٰذا اُس نے بیت اللحم اور اُس کے سرحدوں کے اندر سب لڑکوں کو قتل کروانے کا پروگرام بنایا۔

اُدھر حضرت مریمؑ کے شوہر جناب یوسف نے خواب میں ایک فرشتہ دیکھا جو اُس سے کہہ رہا تھا کہ ''اس بچے اور اس کی ماں کو لیکر یہاں سے مصر چلا جا کیونکہ ہیرودیس بادشاہ اسے قتل کر دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ یوسف اُس وقت بچے اور اس کی ماں کو لیکر مصر کی طرف چلے گئے۔ ہیرودیس بادشاہ نے اپنے

تیار کردہ منصوبہ کہ تحت اُن سب لڑکوں کو قتل کروادیا جو دو دو برس کے یا اس سے چھوٹے تھے۔ (دیکھیں متی کی انجیل ۱ تا ۱۸ / ۲)

یوسف نے اپنے بچے اور بیوی کو فرشتے کے کہنے پر جو خواب میں اُن کو دکھائی دیا، ہیرودیس بادشاہ کی مملکت کی حدود سے باہر نکال کر مصر میں لا بسایا۔ اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی اپنی خاص حفاظت میں لیا۔

ہیرودیس بادشاہ کی وفات کے بعد یوسف واپس بیت اللحم آ گیا لیکن حالات کو ناموافق پا کر ناصرہ کی طرف چلا گیا۔

''تا کہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔''

(متی باب ۲ آیت ۳)

ناصرہ میں آجانے کے بعد یوسف اور مریم کا یہ معمول رہا کہ ہر سال عید پر یروشلم جایا کرتے تھے۔ ان کا لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا اور خدا کا فضل اس پر تھا۔

''اور جب وہ بارہ برس کا ہوا تو وہ عید کے دستور کے موافق یروشلم کو گئے۔ جب وہ ان دِنوں کو پورا کر کے لوٹے تو وہ لڑکا یسوع یروشلم میں رہ گیا اور اُس کے ماں باپ کو خبر نہ ہوئی ..... (اس کے والدین) اسے ڈھونڈتے ہوئے یروشلم تک واپس گئے اور تین روز کے بعد ایسا ہوا کہ انہوں نے اُسے ہیکل میں اُستادوں کے بیچ بیٹھے اُن کی سنتے اور اُن سے سوال کرتے ہوئے پایا اور جتنے اُس کی سُن رہے تھے اُس کی سمجھ اور اس کے جوابوں سے دنگ تھے۔''

(لوقا ۴۱ تا ۴۸ / ۲)

یہاں اسبات کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب پیدا ہوئے، چرنی میں کپڑے میں لپیٹ کر اُن کو رکھا گیا۔ اُن کیلئے سرائے میں جگہ نہ ملی۔ آٹھ دِن کی عمر میں اُن کا ختنہ کیا گیا۔ ہیرودیس بادشاہ کے خوف سے اُن کے والدین انہیں مصر لے جانے پر مجبور ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں بچہ گہوارے اور گود میں ہوتا ہے۔ اگر اس دوران کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آجاتا تو نظر انداز کرنا ناممکن تھا۔ گہوارے میں بچہ باتیں کرے لوگ تو اس کو سر آنکھوں پر بٹھاتے اور دنیا اُن کو دیکھنے اُمڈ پڑتی۔ انجیل نویس کم از کم ایسے واقعے کا تھوڑا بہت ذکر کرتے۔ لیکن ایسا کچھ بھی نظر نہیں آتا بلکہ اُن کے والدین اپنے بچے کو چھپاتے پھر رہے تھے۔ پس قرآن حکیم کا یہ ارشاد کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا سے یہ مراد لینا کہ ماں کی گود میں ہی انہوں نے باتیں کیں درست معلوم نہیں ہوتا۔ لوقا میں مندرج مذکورہ بیان سے واضح ہے کہ بارہ برس کی عمر میں انہوں نے دانائی کی باتیں کیں۔ بڑے بڑے عالموں کو حیران کر دیا۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی خاص دین ہے جو ہر بچے کو نہیں ملتی۔ اگر مَہد میں باتیں کرنا معجزہ ہے تو کَہل یعنی ادھیڑ عمر میں باتیں کرنا کس طرح معجزہ ہوسکتا ہے اِس عمر میں تو سب لوگ باتیں کرتے ہیں۔ پس مَہد سے ایسی عمر مراد لینی ہوگی جو الٰہی کلام کے عین مطابق ہو۔ ''اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ'' زبان زد خلائق ہے۔ کہ علم مَہد سے لیکر لَحد تک حاصل کرو۔ ظاہر ہے کہ نہ گود میں علم حاصل کیا جاتا ہے اور نہ ہی لَحد میں۔ مجازاً اس کا استعمال ہوا ہے۔ وھوالمراد۔

کلیسا کی تواریخ کے اس اقتباس سے کسی قدر وضاحت ہوجاتی ہے لکھا ہے :

''لیکن وہ اس کی عقل کی کُشادگی کی ترقی کی بابت مفصل نہیں لکھتے نہ وہ اس کے بچپن کا تذکرہ کرتے ہیں جس سے ہماری خواہش تجسس پوری ہوسکے۔ نیا عہدنامہ لکھنے والوں نے جو کچھ چھوڑا اور جو کچھ لکھا وہ یقیناً الہامی رہنمائی سے ہوا اور اگرچہ ہم شوق سے مسیحؑ کے اشغال طِفلی کا بیان پڑھ سکتے تھے مگر ایسے بیانات کی نجات کے کاموں کیلئے روشن کرنے کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ اس نے قریباً تیس سال ایسے بسر کئے جن میں اس کی کچھ شہرت نہ ہوئی اور قریباً اس کو کسی نے نہ جانا اس اثناء میں اُس کو بڑھئی کا پیشہ سکھایا گیا۔ اُس کے آغاز زندگی کے حالات کا مبہم رہنا اُس کی پست حالی کا ایک حصہ تھا۔'' (مسیحی کلیسا کی تواریخ صفحہ ۲۰، مصنفہ ڈبلیو ڈی کلن صاحب)

حضرت مسیح علیہ السلام کا بپتسمہ لینا

واضح ہو کہ حضرت زکریا علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور رشتے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خالو لگتے تھے۔ الٰہی بشارتوں کے تحت اُن کے

ہاں بیٹا ہوا جن کا نام ''یوحنا'' یعنی یحییٰ رکھا گیا۔ حضرت یحیی علیہ السلام بھی خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی لگتے تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے نبوت سے سرفراز کئے گئے تھے۔ گو زمانہ ایک تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام نے انہی سے بپتسمہ لیا۔ لکھا ہے :

''اسوقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اُس سے بپتسمہ لینے آیا۔ مگر یوحنا یہ کہہ کر اُسے منع کرنے لگا کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اس طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے اس پر اس نے ہونے دیا۔'' (متی ۳ تا ۱۵ / ۳)

جب سب لوگوں نے بپتسمہ لیا اور یسوع بھی بپتسمہ پا کر دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے میں خوش ہوں جب یسوع خود تعلیم دینے لگا قریباً تیس (۳۰) برس کا تھا۔'' (لوقا ۲۱ تا ۲۳ / ۳)

تورات اور انجیل میں جا بجا خدا کا بیٹا یعنی ''ابن اللہ'' ہونے کی اصطلاح نظر آتی ہے۔ مثلاً :

(۱) اسرائیل خدا کا بیٹا ہے۔ (خروج ۲۲ / ۴)
(۲) داؤد خدا کا بیٹا ہے۔ (زبور باب ۸۹ آیت ۲۶، ۲۷)
(۳) سلیمان خدا کا بیٹا ہے۔ (۱ تواریخ ۱۰۹ / ۲۲)
(۴) قاضی مفتی خدا کے بیٹے ہیں۔ (زبور ۶ / ۸۲)
(۵) سب بنی اسرائیل خدا کے بیٹے ہیں۔ (رومیو ۴ / ۹)
(۶) تمام یتیم بچے خدا کے بیٹے ہیں۔ (زبور ۵ / ۸۶)
(۷) بدکار لوگ خدا کے لڑکے ہیں (یسعیاہ ۱ / ۳)

تحقیق طلب معاملہ ::

حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں اناجیل اربعہ اُن کے تیس سال کی عمر تک پہنچنے کے حالت بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ سوائے ''لوقا'' نے اپنی انجیل میں تھوڑا کچھ بیان کیا ہے۔ جہاں انہوں نے آٹھویں دن ختنہ کرنے اور ''بارہ برس'' کی عمر میں یروشلم جانے کا ذکر کر کے پھر تیس برس کی عمر میں بپتسمہ لینے اور تعلیم دینے کا ذکر کیا ہے لیکن مفصل حالات کہیں بھی نہیں ملتے۔ بارہ سال کی عمر تک اگر وہ مصر میں رہے اور بلا شبہ یہ بچپن اور لڑکپن کا زمانہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ حالات معلوم ہونے چاہئے تھے پھر تیس سال کی عمر تک پہنچنے کے حالات بھی معلوم نہیں ہیں۔

آپؑ تیس برس کی عمر میں ''لوقا'' کے مطابق تعلیم دینے لگتے ہیں۔ کیا یہ تعلیم نبوت ملنے کے بعد کی ہے یا ایک دیندار، نیک صالح اور حق پرست کی معمول کی زندگی کا حصہ ہے؟

عیسائیوں کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے اور خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ بیٹھ گئے اور مسلمان بھی اِسی عقیدے کے مطابق بات کرتے ہیں۔ لیکن خود انجیل ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر جانے کی نفی بھی کرتی ہے جیسا کہ ''یوحنا'' کہتے ہیں :

''یہودیوں نے اس سے کہا تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں۔ پھر کیا تو نے ابراہام کو دیکھا ہے۔'' (یوحنا ۵۷، ۵۸ / ۸)

اب اگر حضرت مسیح علیہ السلام ۳۰ سال کی عمر میں نبوت پاتے ہیں اور ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر جاتے ہیں تو یوحنا نے پچاس برس کا ذکر کیوں کیا؟

پھر اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت چالیس سال کی عمر مبارک میں عطا ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ ہی کو تمام مسائل کے حل کیلئے ''اسوہ'' قرار دیا۔ آپؐ نے جملہ انبیاء کرام کی تصدیق کی۔ آپؐ کے صدقے ہی ہم سب انبیاء کرام کو ماننا جزو ایمان سمجھتے ہیں اگر آپؐ نہ ہوتے تو دوسرے جملہ انبیاء کرام کی صداقت مخفی رہتی۔

ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر شاید یہ نتیجہ اخذ کرنا مناسب ہوگا کہ جہاں تیس برس کی عمر میں حضرت مسیح کے تعلیم دینے کا ذکر ہے وہاں دانشمندانہ ، بزرگانہ اور پُراز ایمان باتوں کی تعلیم دینے کا ذکر ہے جو انبیاء کرام کی

زندگیوں کا معمول ہے اور جہاں پچاس برس کا ذکر ہے وہاں نبوت کا زمانہ مراد لیا جائے ''یوحنا'' باب ۸ کی آیات کو پڑھ کر اُس عارفانہ کلام کا اندازہ ہوتا ہے جو انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوتا ہے جیسا کہ لکھا ہے :

''یسوع نے جواب دیا کہ مجھ میں بدروح نہیں۔ مگر میں اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں اور تم میری بے عزتی کرتے ہو۔ لیکن میں اپنی بزرگی نہیں چاہتا۔ ہاں ایک ہے جو اُسے چاہتا اور فیصلہ کرتا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا۔ یہودیوں نے اسے کہا کہ اب ہم نے جان لیا کہ تجھ میں بدروح ہے۔ ابراہام مر گیا اور نبی مر گئے مگر تو کہتا ہے کہ اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کا مزہ نہ چکھے گا۔ ہمارا باپ ابراہام جو مر گیا کیا تو اس سے بڑا ہے؟ ..... الخ یہودیوں نے اس سے کہا کہ تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں پھر کیا تو نے ابراہام کو دیکھا ہے۔'' (یوحنا باب ۸ آیت ۴۹ سے ۵۹)

غرض یہ سب عارفانہ کلام ہے جو نبیوں کی زبانوں پر خدا کے اِذن سے جاری ہوتا ہے۔ بدقسمت یہود حضرت مسیح علیہ السلام کو سمجھ نہ سکے اور آپ کے درپے آزار ہو گئے۔ چنانچہ لکھا ہے :

''پس انہوں نے اُسے مارنے کو پتھر اُٹھائے مگر یسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔'' (یوحنا ۵۹/۸)

پس عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ آپؑ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے یوحنا کی انجیل کے مذکورہ بالا سطور اُس کو رد کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے اسی دنیا میں اپنی پوری عمر لوگوں کو دعوت حق دینے میں گذاری اور آخر حدیث مصطفیٰؐ کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر پا کر طبعی موت پائی۔

چنانچہ حدیث مبارک اس طرح ہے :

اِنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃً وَاِنِّیْ لَا اُرَانِیْ اِلَّا ذَاھِبًا عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ ۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰ و مستدرک حاکم صفحہ ۱۴۰)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۲۰ سال تک زندہ رہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔

یہ حدیث تین طریقوں سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔ لہٰذا اس کی صحت میں جرح نہیں۔

تفصیل بالا کے بعد پھر ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ ۱۲ سال کی عمر سے لیکر ۳۰ سال کی عمر تک کا عرصہ حضرت مسیح علیہ السلام نے کہاں اور کس حال میں گزارا اس سلسلے میں ہمیں روسی سیاح نکولائی نوٹووچ کی تحقیق سے رہنمائی ملتی ہے جو یوں ہے :

نوٹووچ کی تحقیق ::

یہ سیاح ۱۸۸۷ کے اواخر میں ''تبت اصغر'' جس کی سرحدیں تبت اور لداخ سے ملتی ہیں کے سفر پر تھے۔ ہمس کے بدھ راہب خانے میں ان کی تفصیلی گفتگو ''لامہ'' سے ہوئی۔ بدھ لامہ نے انہیں پرانی دستاویزات میں سے کچھ حالات پڑھ کر سنائے جس کا خلاصہ نوٹووچ نے اپنی یادداشت کے مطابق کیا اور ۱۸۴۹ میں فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ان یادداشتوں کو ''UNKNOWN LIFE OF JESUS'' کے نام سے شائع کیا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ۱۸۹۹ میں لالہ جے چند سابق آریہ منتری پرتیندھی سبھا پنجاب نے مطبع ست دھرم پر چارک جالندھر سے شائع کیا۔ اس کا خلاصہ ہم انڈریا فالبر قیصر کی کتاب ''حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے'' سے درج کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :

کچھ عرصہ بعد اسرائیل کے ملک میں ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ خدا نے اس کے ذریعے سے کلام کیا اور یہ بتایا کہ اِس جسم کی کوئی حقیقت نہیں اور روح کو بڑی عظمت ہے''

''بچے کے والدین غریب تھے اور ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو اپنی نیکی کی وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتا تھا اور اپنے ماضی کی شان و شوکت کو بھول چکا تھا وہ خدائے مطلق کا ذکر کرنے والا اور ان آفات کے ہوتے ہوئے بھی جو ان پر آن پڑی تھی خدا کا شکر بجالانے والا تھا۔''

''سچائی کے راہ میں ثابت قدم رہنے کے صلہ میں خدا نے اُس خاندان کے

پہلے بچہ پر کرم کیا اور اُسے چن لیا تا کہ وہ لوگوں کو نجات دلائے جو رسوائی (کے گڑھے) میں گرے ہوئے تھے۔ اور ان کو صحت بخشے جو بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ یہ خدا پرست بچہ جس کا نام انہوں نے عیسیٰ رکھا، وہ بچپن ہی میں خدائے واحد و لاشریک کے متعلق باتیں کرنے لگا۔ اس نے گمراہ لوگوں کو توبہ کرنے کی تلقین کی اور انہیں گناہوں سے پاک کیا۔ لوگ جگہ جگہ سے اُس جواں سال کے شیریں لبوں سے دانائی کی باتیں سننے کیلئے آتے اور حیران ہوتے۔ اسرائیلیوں کا کہنا تھا کہ اُس میں روح القدس کا بسیرا ہے۔''

''جب حضرت عیسیٰ تیرہ سال کی عمر کو پہنچے یہ وہ عمر ہے کہ ہر ایک اسرائیلی کو ایک بیوی کا انتخاب کرنا ہوتا ہے، تب یہ گھر جس میں یہ خاندان شریفانہ گذر بسر کر رہا تھا اُن امراء اور معززین کی آماجگاہ بن گیا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا داماد بنانا چاہتے تھے کیونکہ ان کی روحانیت سے بھرپور واعظوں کی بدولت جو وہ خدا تعالیٰ سے متعلق دیتے تھے اُن کی شہرت دور دور کے علاقوں تک پھیل چکی تھی۔ عین اس (شادی کے) موقع پر حضرت عیسیٰ چپکے سے اپنے والدین کے گھر سے غائب ہو گئے۔ انہوں نے یروشلم کو خیر باد کہا اور تاجروں کے ایک قافلہ کے ہمراہ سندھ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ معرفت الٰہی میں زیادہ ترقی اور کمال حاصل کریں اور عظیم بدھوں کے قوانین کا مطالعہ کریں۔''

''چودہ سال کی عمر میں انہوں نے سندھ کو عبور کیا اور خدا کی موعودہ سرزمین میں سکونت اختیار کی۔ جلد ہی ان کی شہرت سندھ کے شمال کے علاقہ میں پھیل گئی اور جب آپ ایجاب (پنجاب) سے گذرے جو کہ پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے تو جین دیوتا کے ماننے والوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اُن کے پاس قیام کریں مگر انہوں نے اُن سے رخصت لی اور پاپیادہ جگن ناتھ کی طرف روانہ ہو گئے جو اڈیسہ میں ایک جگہ ہے جہاں ویاسہ کرشن دفن ہیں وہاں برہما کے پجاریوں نے آپ کا انتہائی خوشی سے استقبال کیا۔ اُن سے آپ نے ویدوں کو پڑھنا، سمجھنا، عبادت کے ذریعہ نجات حاصل کرنا، لوگوں کو مقدس کتب سمجھانا، انسانی جسم سے شیطانی ارواح کو نکال کر انسانیت کا شرف عطا کرنا وغیرہ سیکھا۔ حضرت عیسیٰ چھ سال تک جگن ناتھ راجہ غربیہ اور بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں رہے۔ ہر کوئی اُن کو چاہتا تھا اور وہ ویشوں اور شودروں کے ساتھ نہایت پیار و محبت سے رہتے تھے جن کو انہوں نے مقدس کتب کی تعلیم دی۔

حضرت عیسیٰ نے سب سے پہلے اپنے دشمن اس وقت پیدا کئے جب انہوں نے انسانی مساوات کی تلقین شروع کی کیونکہ برہمن شودروں کو غلام سمجھتے تھے اور صرف موت ہی انہیں غلامی سے نجات دلاتی تھی۔ چنانچہ برہمنوں نے حضرت مسیح کو کہا کہ وہ شودروں کا ساتھ چھوڑ دیں اور ان کا مذہب اختیار کریں لیکن حضرت مسیحؑ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور برہمنوں اور کھشتریوں کے کہنے کے باوجود شودروں کو بُت پرستی کی بجائے خدائے واحد اور قادر مطلق کی تلقین شروع کی۔ انہوں نے اِس نظریہ کی سختی سے مذمّت کی کہ کسی انسان کو دوسرے انسان کے حقوق غصب کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور اِس کے بالمقابل یہ تعلیم دی کہ خدا اپنی اولاد یا (مخلوق) میں کوئی تفریق روا نہیں رکھتا۔ وہ سب سے برابر پیار کرتا ہے۔ برہمن حضرت مسیحؑ کی اِن باتوں کی وجہ سے اُن سے نفرت کرنے لگے اور اپنے غلاموں کو ان کی تلاش کے لئے بھیجا تا کہ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ لیکن شودروں نے حضرت مسیحؑ کو پہلے ہی اِس خطرہ سے آگاہ کر دیا تھا اور وہ رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل پڑے اور پہاڑوں میں چلے گئے اور گوتم قبیلہ کے علاقہ میں سکونت اختیار کر لی جہاں عظیم بُدھ شکیا متی پیدا ہوئے تھے۔ وہاں کے لوگ صرف ایک برہما خدا کی عبادت کرتے تھے۔

آپ نے وہاں پالی زبان اچھی طرح سیکھ لینے کے بعد سوترا کے مقدس صحیفوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور چھ سال کے عرصہ میں ہی اس قابل ہو گئے کہ ان کی تشریح کر سکیں۔ تب انہوں نے نیپالی اور ہمالیہ کے پہاڑوں کو چھوڑا اور راجپوتانہ کی وادی سے گذر کر مغرب کی طرف روانہ ہوئے اور وحدہٗ لاشریک کی توحید کا پرچار کرتے گئے اور لوگوں کو پرزور تلقین کی کہ وہ غلامی کو ختم کریں اور بت پرستی ترک کریں۔

جب حضرت مسیحؑ ایران پہنچے تو وہاں کے مذہبی رہنما پریشان ہوگئے اور انہوں نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ انکا وعظ ہرگز نہ سُنیں لیکن اس کے باوجود جب لوگوں نے اُن کا وعظ سُنا تو وہ راہنما حضرت مسیح کو اپنے سامنے لے آئے اور اُن سے طول وطویل بحث کی۔ حضرت مسیحؑ نے انہیں سمجھانے کی ہر چند کوشش کی کہ وہ سورج دیوتا اور نیکی بدی کے دیوتاؤں کی پرستش چھوڑ دیں۔ اُن پر واضح کیا کہ سورج بھی خدا ہی کی ایک مخلوق ہے اور سب سے بڑی ہستی خدا ہی تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے اور بدی کا کوئی الگ خدا نہیں۔ ان علماء نے بظاہر تو حضرت مسیح کی باتوں کو سُنا اور فیصلہ کیا کہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے لیکن رات کے وقت جب سب لوگ سو گئے انہوں نے حضرت مسیح کو گرفتار کرلیا اور شہر کی فصیل سے دور لے گئے اور انہیں وہاں اس خیال سے چھوڑ دیا کہ وہ کسی جنگلی درندے کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن حضرت مسیح نے صحیح سلامت اپنا سفر جاری رکھا اور ۲۹ سال کی عمر میں واپس اسرائیل آ گئے۔''

''حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کا دوسرا حصہ جو اُس تبتی مسوّدات کے مجموعہ میں درج ہے اور جسے نوٹووچ نے بیان کیا ہے کافی سے زیادہ حضرت مسیحؑ کی دعوت سے متعلق بائیبل کی تفصیلات سے ملتا ہے وہ لازمی طور پر حضرت مسیحؑ کی جوانی اور بلوغت کے دور کی سرگرمیوں کی وہ تفصیلات بہم پہنچاتا ہے جس کے متعلق بائیبل بالکل خاموش ہے۔''

(''حضرت عیسیٰؑ کا ہندوستان کی طرف پہلا سفر'' ماخوذ از کتاب ''حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے'' از انڈریاس فالسبر قیصر سپین، شائع کردہ اورینٹل پبلشرز مانچسٹر انگلستان، صفحہ ۱۷ سے ۲۱ اُردو ترجمہ)

روسی سیاح نکولائی نوٹووچ کی اس تحریر کردہ یادداشت سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ۱۲ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد جب حضرت مسیح علیہ السلام تیرہ سال کی عمر کو پہنچے تو شادی طے پانے سے پہلے چپکے سے گھر سے نکل گئے۔ ۱۴ سال کی عمر میں انہوں نے سندھ کو عبور کیا۔ پھر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں جا کر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ۲۹ سال کی عمر میں ایران سے ہوکر واپس اسرائیل پہنچ گئے۔

اس وضاحت سے اگر ایک طرف ۱۲ سال سے ۳۰ سال تک کے عرصے کی تعیین ہوجاتی ہے تو دوسری طرف مُھد اور گُھل میں کلام کرنے کے مسئلے کو بھی سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ (باقی آئندہ ان شاءاللہ)

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
M.Y.Links
- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply
Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22,SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396,2548030
MOB: 9438362671,9337362671,9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

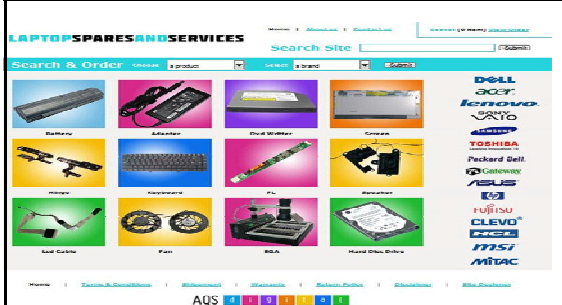

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING DATA RECOVERY TRAINING

سال نو۔۔۔اور۔۔۔جماعت احمدیہ

(مکرم دلاور احمد خان قادیان دارالامان)

ساری دنیا میں سال نو بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اس سال نو کی خوشی کی آمد کا استقبال 31 دسمبر کی ساری رات جاگتے ہوئے کرتا ہے۔مختلف ممالک میں لوگ 31st Night کے موقع پر اپنے شہروں کی بڑی گراؤنڈ اور کلبوں میں شمولیت کے لئے پہلے سے ہی خطیر رقم کے ذریعہ رجسٹریشن کراتے ہیں۔شراب نوشی، قسم قسم کی دیگر منشیات کا استعمال ہوتا ہے۔جوآ،عریاں رقص اور فحش ناچ گانے،اس Party کی اہم علامتیں ہوتی ہیں۔افسوس اس بات کا ہے کہ بعض اسلامی ممالک بھی اس کا اثر قبول کر رہے ہیں۔اسی طرح ہمارے ملک بھارت کے بڑے Metrocities میں عام اور چھوٹے شہروں میں خفیہ طور پر ایسی Party کی جاتی ہے۔حالانکہ حکومت کی جانب سے ان کی روک تھام کے لئے مختلف کاروائیاں کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ ملک میں مختلف غیر سرکاری، سماجی اور فلاحی تنظیمیں اور کچھ شدت پسند تنظیمیں اس برائی کی روک تھام کے لئے کاروائیاں کرتے رہتے ہیں۔لیکن پھر بھی امیر طبقہ پیسے کے بل بوتے پر قانون شکنی کے مرتکب ہوتے ہیں اور ایسی فحش پارٹی کرنے سے باز نہیں آتے۔

سال نو کی آمد سے پہلے ہی سال نو کا کارڈ اور سالِ نو کے جشن میں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے۔اور جو اس نہج پر سالِ نو مناتا ہے تو اسے دنیا کا Modern انسان اور مہذب شہری سمجھا جاتا ہے۔ یوں تو کروڑوں مسلمان خود کو اس قسم کے لغویات سے محفوظ کئے ہوئے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے افراد خالصۃً اسلام کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔بدعت اور غلط قسم کے رسم ورواج سے دور رہتے ہیں اور خلیفہ وقت کے ارشادات کی پابندی خود بھی کرتے اور اپنے افراد خاندان کو بھی کراتے ہیں۔سال نو کا استقبال دعاؤں، نفل اور صدقہ دے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔پس یہ افراد جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد ہی ہیں جو خدا اور رسول کی سچی اتباع کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں قرآن کے ہر حکم کی دل وجان اور خوشی کے ساتھ اطاعت اور فرمانبرداری ہو اور اپنے خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبّیک کہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں کامیاب مومنوں کی علامات بیان کرتے ہوئے سورۃ المومنون آیت نمبر 4 میں فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

''مسلمان ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام اُن کو نہیں کرنا چاہئے جنکا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو اور جس سے زندگی بے کار ہو جاتی ہو۔۔۔آخر اُسے سوچنا چاہئے کہ اسکی زندگی کا اُسے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔یا اُس کی قوم کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔یہ چیز تو ایسی ہے جس کا اُسکی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔اُس کی قوم کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔اور دنیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔یہ زندگی کو محض بے کاری اور عیاشی میں ضائع کرنا ہے۔اور اسلام اس قسم کی بیکار زندگی کی اجازت نہیں دیتا۔''(از تفسیر کبیر صفحہ 125)

جماعت احمدیہ کے خلیفہ وقف بھی وقتاً فوقتاً اسلامی احکامات کے تعلق

میں اپنے زریں ارشادات سے جماعت کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔
پس احمدیت ہی حقیقی اسلام کے نظریہ کو پیش کرتی ہے۔ اسلئے جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد شکر کے مضمون کو بھی مدنظر رکھتے ہیں اور اپنی خوشی اور غمی خدا اور رسول کے حکم اور قول کے مطابق مناتے ہیں۔
اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں کو پسند کرتا ہے۔ ناشکری اور مایوسی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی پنجم اور ششم شرط میں فرمایا ہے:
پنجم: ''یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔''
ششم: ''یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔''
ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا کے نیک بندے اپنے جائزے لیتے ہیں، اگر گذشتہ سال عبادات، شکر گذاری صدقات وغیرہ میں یا یوں سمجھ لو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کسی پہلو سے کمی رہ گئی ہے تو اُسے توبہ واستغفار کرتے ہوئے آئندہ سال پختہ عزم کے ساتھ ان پر صحیح معنوں پر گامزن ہونے کے لئے بارگاہ الٰہی میں روتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی راتوں کو بیدار کرتے ہیں اور اگلے دن سال نو کی آمد کا استقبال دعاؤں سے کرتے ہیں۔ درحقیقت خدا کے نزدیک یہی صحیح طریق ہے جس پر آج بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد عمل کررہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گذرے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ:517)
ہم جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اپنے پیارے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ہمیشہ تحفہ ملتا رہتا ہے۔ سال 2014ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم سب کو نئے سال کی مبارکباد دی۔ کُلُّ عَامٍ وَّ اَنْتُمْ بِخَیْرٍ
''میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔۔۔ ہر احمدی شکر کے مضمون کو دل میں رکھتے ہوئے آئندہ سال میں داخل ہو کہ گذشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو بے شمار نظارے ہم نے دیکھے ان میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اضافہ فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک فرمائے۔'' (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز، ماخوذ از یومیہ ڈائری 2014ء مبلغین و معلمین کرام)
امسال بھی 2 جنوری 2014ء کے خطبہ میں نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی امر کی طرف جماعت کو ایک بار پھر توجہ دلائی کہ احباب جماعت کا ہر نیا سال اپنے اُن عہدوں کو یاد دلانے والا ہونا چاہئے جو اُس نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوکر اللہ تعالیٰ سے کئے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے اعلیٰ توقعات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

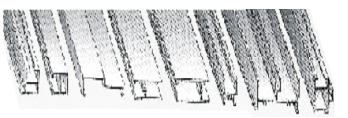

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

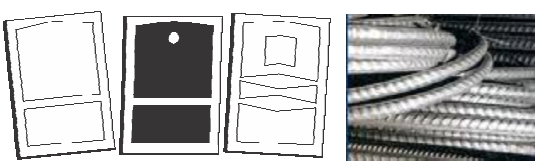

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

مکرم مرحوم ماسٹر میر عبدالرحمن صاحب یاری پورہ، کشمیر کا ذکر خیر

(وسیم احمد خان یاری پورہ)

اللہ تعالیٰ نے جہاں موت کے اٹل ہونے کا واضح اعلان فرمایا کہ اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ۔ یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آلے گی۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم بھی دی کہ اُذْکُرُوْا اَمْوَاتَکُمْ یعنی اپنے وفات یافتہ احباب اور ان کے نیک کاموں کا ذکر کرتے رہا کرو۔ اسی ارشادِ الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے خاکسار مکرم مرحوم میر عبدالرحمن صاحب یاری پورہ کے تعلق سے چند سطور رقم کر رہا ہے۔

مکرم مرحوم ماسٹر میر عبدالرحمن صاحب علاقہ یاری پوری کے ایک نہایت ہی نیک سیرت، ایمان دار اور صوم الصلوٰۃ کے پابند وجود شمار کئے جاتے تھے۔ مرحوم کی نیکی شرافت اور اعلیٰ اخلاق کی گواہی نہ صرف افرادِ جماعت احمدیہ بلکہ غیراز جماعت دوست واحباب نے دی۔ مرحوم احمدیت اور خلافت احمدیہ سے نہایت درجہ وفاء اور عقیدت رکھتے تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا مرحوم کا طرۂ امتیاز تھا۔ مرحوم موصوف نے جماعت احمدیہ یاری پورہ میں کئی اہم جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم نے بحیثیت قائد مجلس مجلس خدام الاحمدیہ کو جماعت احمدیہ یاری پورہ میں مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔ عین نوجوانی کے عالم میں آپ یہاں بچوں اور بچیوں کی باضابطہ تعلیمی Classes کا اہتمام کرتے رہے جس میں دینی اور دنیاوی تعلیم سے انہیں آراستہ کرتے۔ آپ نے ان Classes کو سالہا سال تک جاری رکھا اور نہ صرف جماعت بلکہ دوسرے فرقوں کے بچے بھی کثیر تعداد میں مستفیذ ہوتے رہے۔

آپ کو صوبائی سطح کے سیرت النبی ﷺ کے عظیم الشان جلسوں میں بھی تقاریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ چونکہ نرم اور حلیم طبیعت کے مالک تھے اس خوبی کے سبب آپکی تقاریر ہر سننے والے کے دل میں اُتر جاتی تھیں۔ آپ کو بحیثیت صوبائی قائد کے بھی فرائض انجام دینے کی توفیق ملی اور شاندار رنگ میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کئی سال تک جماعت احمدیہ یاری پوری میں بحیثیت سیکرٹری مال خدمت بجالاتے رہے اور اس اہم جماعتی فریضہ کو دعاؤں اور اپنے اعلیٰ اخلاق سے بخوبی نبھایا۔

مرحوم محکمہ تعلیم میں بطور استاد کام کرتے تھے۔ محکمہ میں سب لوگ آپ کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور محکمہ میں اپنی قابلیت اور ایمانداری کی وجہ سے آپکی پہچان الگ اور نرالی تھی۔ آپ میں تبلیغ کا جذبہ حددرجہ تک تھا۔ محکمہ تعلیم میں سروس کے دوران آپ نے مناسب اوقات میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ جماعتی عقائد پر گفتگو کی اور یوں ہزاروں لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچایا۔ ایک سال یہاں قصبہ یاری پوری میں فرقہ اہلحدیث کا جلسہ عام ہوا۔ جلسہ میں جماعت کے خلاف بدزبانی کی گئی مرحوم اُس وقت قائد مجلس کے طور پر کام کرتے تھے۔ جلسہ کے اختتام پر آپ چند نوجوانوں کے ہمراہ جماعت کا لٹریچر لے کر حاضرین جلسہ میں تقسیم کرنے گئے۔ خاکسار بھی مرحوم موصوف کے ہمراہ تھا۔ بعض افراد نے جماعتی لٹریچر پھاڑ کر پھینک دیا تو آپ نے ہمیں پھاڑا ہوا مواد جمع کرنے کو کہا اور نرمی اور حسن سلوک سے پیش آنے کی تلقین کی۔ یوں اس مخالف جلسہ میں بھی آپ کو کئی افراد تک جماعتی پیغام پہنچانے کی سعادت ملی۔

غرباء کی امداد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے جب خاکسار تعلیم الاسلام احمدیہ اسکول یاری پوری میں بحیثیت استاد کام کرتا تھا تو بعض نادار اور غریب طلباء کی فیس کے تعلق سے میں نے اُنکے سامنے ذکر کیا تو مرحوم نے ایک اچھی خاصی رقم مجھے دی اور کہا کہ ایسے طلباء کی فیس ادا کردو اور فرمایا میرا ذکر نہ کرنا۔ اسی طرح یہاں کے کئی دوستوں نے حصول تعلیم کے دوران مرحوم موصوف کی مالی مدد کا ذکر کیا۔

خاکسار کے نام انہوں نے اپنے اخراجات سے کئی سال تک رسالہ مشکوٰۃ جاری رکھا۔ قادیان دارالامان سے آنے والے وفود کی مہمان نوازی کو مرحوم باعث عزت اور مسرت سمجھتے تھے۔ ابھی سال 2013ء میں جب ناظر صاحب دعوت الی اللہ تشریف لائے تھے تو مرحوم کی اہلیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر مرحوم زندہ ہوتے تو کبھی ان معزز مہمانوں کو کسی دوسری جگہ ٹھہرنے نہ دیتے کیونکہ مرحوم

قادیان کی مقدس بستی سے آنے والے مہمانوں کی آمد سے نہایت خوشی محسوس کرتے تھے اور انکے آرام کا ہر ممکن خیال رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ غض بصر کے خدائی ارشاد کے تابع اپنی نگاہیں نیچی رکھتے تھے آپ چونکہ ہمارے پڑوس میں رہتے تھے اس کی شہادت خاکسار کی اہلیہ نے بھی دی کہ جب بھی آپ رستہ سے گذرتے تو آپ ہمیشہ نگاہیں نیچی رکھتے اور سلام اور دعا کے وقت بھی اسپر عمل پیرا رہتے۔

سال 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعاؤں، شفقت اور رہنمائی میں قصبہ یاری پورہ تعلیم الاسلام احمدیہ اسکول قائم ہوا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک بلاتمیز مذہب وملت علاقہ کے طلباء وطالبات کو تعلیم کے نور سے منور کر رہا ہے اس اسکول کے قیام سے لے کر اس کی ترقی کے لئے تادمِ وفات مرحوم بے لوث خدمت بجالاتے رہے اور اسکول کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا آپ کی اولین کوشش ہوتی تھی۔ اسکول کے Account اور دیگر ریکارڈ Maintain کرنے میں آپ نے کلیدی کردار نبھایا۔ مرحوم کی وفات سال 2011ء میں 63 سال کی عمر میں ہوئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ پسماندگان کا ہمیشہ حامی وناصر ہو اور انہیں دینی دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک نمونہ پر آپ کے اہل خانہ اور افراد جماعت کو چلنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ یاری پورہ کو اپنے فدائی اور باوفاء وجود عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Since 1946
INDIA MOVES ON
EXIDE
Love For All Hatred for None
AUTO SERVICE
Authorised Dealer for : EXIDE BATTERIES

EXIDE Loves Cars & Bikes
15-2-397, Opp. Hotel Rajdhani, Siddiamber Bazar, Hyderabad - 12. (A.P.)
Shop : 040-24600423,24656593, Cell : 9440996396 Email-autoserviceexide@gmail.com

ہائی بلڈ پریشر (Hypertension)

(راجہ فیاض احمد خان اندروہ کشمیر)

یہ ایک خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ یہ ایک ایسا موذی مرض ہے جس کی علامات برسوں تک ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس کے مضر اثرات دل و دماغ ہی پر نہیں بلکہ گردوں، پھیپھڑوں اور آنکھوں پر بھی پڑتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی عضو کے متاثر ہونے سے زندگی بھی بہت متاثر ہوتی ہے۔

بلندفشارخون (ہائی بلڈ پریشر) دراصل شریانوں پر خون کا غیر معمولی اور مستقل دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ شریانوں کے سکڑنے یا تنگ ہونے کی وجہ سے یا ان تنگ شریانوں میں دوران خون بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر کی دوائیں وقتی اور غیر فطری طور پر بلڈ پریشر کو کم تو کر دیتی ہیں لیکن دواؤں کے مضر اثرات بھی ہوتے ہیں جیسے سر درد، مستقل تھکاوٹ کا احساس، چکر، قبض یا بے خوابی۔

وہی محقق اور معالج جو دواؤں کی ریسرچ میں پیش پیش تھے اب غذاؤں سے بلڈ پریشر کا علاج کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ریسرچ ہی سے یہ ثابت ہوا کہ مختلف غذائیں کھانے سے بلڈ پریشر پر اثر پڑتا ہے مثلاً اناج، پھل، سبزیاں جبکہ گوشت اور بغیر بالائی کے دودھ اور اس سے بنی ہوئی چیزیں کم مقدار میں استعمال کرنی چاہئیں۔

بلڈ پریشر کے اسباب:

جب شریانوں کی اندرونی سطح میں چکنائی یا کولیسٹرول کی تہ جم کر اس کی لچک کو کم یا ختم کر دے تو شریانوں کی وسعت اور سوراخ تنگ ہو جاتے ہیں بعض مرتبہ ان میں چونے کے اجزاء بھی جم جاتے ہیں۔ اس طرح شریانوں کی لچک کم ہو جاتی ہے اور ان میں سختی آجاتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دل، دماغ اور ٹانگوں کی شریانوں کا تنگ ہو کر پھول جانا ان کو خراش اور چھل جانے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ بڑھتے بڑھتے لچک ضائع ہو جانے والی شریانوں کے پھٹنے کی نوبت آجاتی ہے۔ عموماً پہلے دماغ کی شریان ہی پھٹتی ہے۔ تعلب شرائیں کے اکثر مندرجہ ذیل اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) خون میں چربی یا کولیسٹرول کا بڑھ جانا۔

(۲) خون میں شکر کی زیادتی۔

(۳) وزن بڑھ جانا

(۴) ورزشیں چھوڑ دینا

(۵) بے چینی اور پریشانی

(۶) بدنی غدودوں کا پھول جانا

(۷) کاروبار کی بے یقینی اور زیادہ سوچ وچار

عورتوں میں بلڈ پریشر کی خاص وجوہات:

عورتوں میں بچوں کی پیدائش شریانوں کی سختی سے محفوظ رکھتی ہے۔ سن یاس میں حیض بند ہو جانے کی وجہ سے خواتین بھی مردوں کے برابر اس مرض کا شکار ہونے لگتی ہے۔ بیضہ دانیوں کے فضلات اس عمر میں نکلنے بند ہو جاتے ہیں اس لئے اب خون کا دباؤ کا بڑھ جانا بھی ہو سکتا ہے۔ شریانوں کی سختی دل اور دماغ میں خون کے بہاؤ میں رکاوٹ ڈال دیتی ہیں۔ بعض مریض اس طرح فالج لقوہ اور استرخا کے شکار ہو جاتے ہیں دل کے بعض حصوں کو اس صلابت اور کھچاؤ سے دل کا درد، بیہوشی اور غشی تک کی نوبت آجاتی ہے۔

احتیاطی تدابیر:

دواؤں یا مناسب تدابیر سے اس سسدے کو کوئی نزدیکی شریان خون دے کر کھول دیتی ہے۔ فشارالدم اور شریانوں کی سختی عموماً بڑھاپے کی عمر میں واقع ہوتی ہے۔ آج کل غیر صحت مندانہ زندگی چھوٹی عمر میں بھی اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب بن رہی ہے۔ ذیابطیس اور چوٹ صدمات بھی اس مرض کے پیدا کرنے والے اسباب میں داخل ہیں۔ احتیاطی تدابیر میں زیادہ نشاستہ دار غذائیں اور جانوروں کی چربی استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ کام، آرام اور ورزش میں باقاعدگی پیدا کرنی مناسب ہے۔ آٹھ گھنٹے ڈٹ کر کام، آٹھ گھنٹے گھریلو، آس پڑوس اور سماجی کام کریں۔ اس میں سیر و تفریح، بچوں سے دل بہلانا، سودا سلف خریدنا، گھریلو اور بچوں کے سکولی کام کی دیکھ بھال، گھریلو

ضروریات کی اشیاء مہیا کرنے کے لئے پیدل جانا بائیک اور سکوٹر کو گھر سے باہر نکال دینا، دنیا بھر کے مسائل پر غور وفکر اور بحث مباحثہ بند کر دینا، اپنی محدود ضرورتوں کے لئے ہنستے کھیلتے بازاروں گلیوں اور تفریح گاہوں کا چکر لگانا اپنا معمول بنالینا، عام اور معمولی باتوں پر سوچنا بند کرنا، اپنے وزن کو بڑھنے سے روکے رہنا، پیشاب کی زیادتی، ذیابطیس اور خونی دباؤ کا گاہے بگاہے جائزہ لیتے رہنا فشار الدم کے حملے سے محفوظ رکھنے والی تدابیر ہیں۔

علاج:

قدیم اطباء پیاز لہسن اور ہرے دھنیے کو ہماری روزمرہ کی خوراک میں شامل کر کے آج کے دور کے سائنسدانوں کی خوب رہنمائی کر گئے ہیں۔ پتلی چھاچھ، کچی گاجر کچی مولی پتوں سمیت، حنظل ہری کاسنی اور ہری مکوہ بطور سلاد کچے اور پکا کر استعمال کرتے رہنے سے شرائین کی سختی نہیں ہو پاتی۔

رنگ سے علاج:

آسمانی رنگ یا نیلے رنگ کی شعاعوں کے پانی کی خوراکیں اور آسمانی یا نیلی شعاعوں میں مریض کو دن رات میں ایک ایک گھنٹے لٹائے رکھنا۔ موثر علاج ہے۔

یونانی علاج:

اسروفین ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ عصبی تناؤ، دماغی ہیجان، جنون، ہسٹریا، مرگی اور نیند نہ آنے کی شکایت میں خاص طور پر مفید ہے۔ صبح شام ایک ایک قرص دیں۔

ہومیو پیتھک علاج:

Haslab کی DROX16 استعمال کریں۔ شدید حالت میں اس دوائی کی 10 سے 15 بوندیں پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے بعد مریض کو پلاتے رہیں جب تک مریض کی حالت سدھر نہ جائے۔

عام حالت میں 5 سے 10 بوندیں پانی میں ملا کر دن میں تین بار استعمال کریں۔

غذائیں جو بلڈ پریشر کم کرتی ہیں:

اجوائن:

ڈاکٹر ولیم ایلیٹ جن کا تعلق یونیورسٹی آف شکاگو سے ہے انہوں نے کافی ریسرچ کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ اجوائن کا ایک جُز ۳ بیٹائل فتھلائڈ ہے جو بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ یہی جُز اجوائن کی خوشبو کا ذمہ دار ہے۔ اس کی مہک سے دماغ کی شریانیں کھل جاتی ہیں خصوصاً ان لوگوں میں جو کرب ذہنی دباؤ (Stress) کا شکار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ولیم کا کہنا ہے کہ اجوائن کے دو ڈنٹھل روزانہ کھانے سے یہ دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

لہسن:

یہ بھی ایک دیرینہ اور آزمودہ نسخہ ہے۔ ایک سے دو جوے روزانہ کھانے سے نشیبی فشار (ڈائسٹالک بلڈ پریشر) کم ہو جاتا ہے۔ لہسن شریانوں کو سکڑنے سے روکتا ہے۔ جن افراد کا بلڈ پریشر معمولی بڑھا ہوا ہو لہسن کی کارکردگی ان پر جلد واضح ہو جاتی ہے۔

پیاز:

اجوائن کی طرح پیاز میں بھی ۳ بیوٹائل فتھلائڈ ہوتا ہے جو بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس میں پروسٹا گلینڈن بھی ہوتا ہے اور یہ بھی بلڈ پریشر کو نارمل رکھتا ہے۔ لہسن اور پیاز کچے یا پکے ہوئے دونوں طرح صحت کے لئے بہت مفید ہیں۔ کچا لہسن بہرحال زیادہ موثر ہوتا ہے۔

مچھلی:

سامن، سرمئی، سارڈین، ہیرنگ اور ٹونا میں اومیگا ۳ روغنی تیزاب (فیٹی ایسڈ) تحقیق سے پتہ چلا کہ اس جز اور (inderal) کے اثرات دل اور بلڈ پریشر پر یکساں ہیں۔ لہذا ہفتے میں کم از کم دو بار سمندری مچھلی کھانے سے بلڈ پریشر پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

موسمی یا کینو:

روزانہ دو تین کینو کھانے سے بھی بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے۔ حیاتین ج (وٹامن سی) بھی دل اور بلڈ پریشر کے لئے ضروری ہے۔ ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ زیادہ مقدار میں حیاتین ج (تقریباً 1000 ملی گرام) کھانے سے

بلڈ پریشر کم ہوتا ہے۔ یہ حیاتین کینو اور موسمی کے علاوہ لیموں، ٹماٹر، امرود، پپیتے اور اسٹرابری میں بھی پائی جاتی ہے۔

زیتون کا تیل: اپنی غذاؤں میں زیتون کا تیل شامل کرکے بھی بلڈ پریشر کم کیا جاسکتا ہے۔ اسٹینفر ڈ یونی یونیورسٹی میں درمیانی عمر کے ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو تین بڑے چمچے زیتون کا تیل غذا میں دئے گئے۔ ریسرچ سے ثابت ہوا کہ ان کا نشیبی فشارخون کچھ پوائنٹ کم ہوا اور فرازی فشارخون بھی کچھ پوائنٹ کم ہوا۔

نمک: کھانے میں نمک (سوڈیم) کا استعمال کم کرنا چاہئے اور ریشے دار والی قدرتی غذائیں زیادہ کھانی چاہئیں۔ ڈبوں اور کاغذوں میں پیک شدہ غیر فطری غذائیں صحت کے لئے مضر ہیں۔ ان میں نمک بھی کافی مقدار میں ہوتا ہے۔

پوٹاشیم: پوٹاشیم بھی بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ یہ نمک (منرل) کے لئے سبزیوں، آڑو، آلو بخارے، بادام، سویا اور ٹماٹر میں ہوتا ہے۔ ان میں کسی ایک چیز کا روزانہ استعمال بہت ضروری ہے۔

کیلشیم: کیلشیم کی کمی بھی بلڈ پریشر بڑھا سکتی ہے۔ دودھ اور دودھ کی بنی ہوئی چیزوں کا استعمال یہ کمی پوری کرسکتی ہے۔ انجیر اور سویابین میں بھی کیلشیم پائی جاتی ہے۔

میگ نیزیم: یہ کارآمد نمک ہے۔ یہ اناج، میوں، پھلوں اور دالوں کے علاوہ دودھ میں بھی پائی جاتی ہے۔ لہذا بلڈ پریشر سے تحفظ اور صحت مند زندگی کے لئے یہ غذائیں کھائیے۔

غذا: غذا سادہ زود ہضم اور کم مقدار آہستہ آہستہ چبا کر کھائی جائے۔ بڑی عمر کے اشخاص میں جبکہ مزاج نقرس ہو یا کرانک نفرائٹس موجود ہو تو پروٹین والی غذائیں ممنوع سمجھی جاتی ہیں۔ شلجم، گاجر، ٹنڈہ، لوکی، کرم کلہ، بند گوبھی، پالک، لہسن، ساگودانہ، ناشپاتی، سنگترہ، تازہ لیموں کی سکنجبین، چائے، مچھلی اور پرندوں کا گوشت دے سکتے ہیں۔ نمک کم کھائیں۔

Zishan Ahmad Amrohi (Prop.)
Cell : 9720171269
9897224291
ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, Jeans Pants etc.)

Gher Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

ضروری اعلان بسلسلہ تاریخ درویشان کرام

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مورخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشان کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:

''آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔'' (الفرقان ربوہ درویشان کرام نمبر اگست، ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مورخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اول المخاطبین میں سے تھے ان میں سے اکثر تادمِ واپسیں قادیان میں ہی موجود رہے۔ اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے۔ اور ان میں صرف چند ابھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی عمر میں برکت دے۔ (آمین)

مگر ان سعادت مندوں میں سے بہت سے اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل نقاط کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

(۱) مختصر حالات زندگی۔

(۲) عرصۂ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔

(۳) عرصۂ درویشی کے ایمان افروز حالات وواقعات۔

(۴) اگر حضرت مصلح موعودؓ یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی۔

(۵) اگر عرصۂ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں۔

(۶) درویشان محترم کی اپنی تصویر۔

(۷) اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں۔

براہ کرم بیرون ہند میں مقیم درویشان کرام یا ان کے اقرباء تفصیل محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ (برائے بھارت، نیپال اور بھوٹان) کی وساطت سے شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو بھجوادیں۔

تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت مطبوعہ از قادیان 2007ء کے صفحہ نمبر 372 تا 387 پر درج ہے۔

آپ کے گراں قدر تعاون کے لئے شعبہ تاریخ احمدیت قادیان شکر گزار ہوگا۔

(شعبہ تدوین تاریخ بھارت)

ضروری اعلان

خاکسار شکیل احمد غوری متعلم جامعہ احمدیہ (قادیان) کو مقالہ شاہد لکھنے کا حکم ہوا ہے جسکا عنوان ہے:

(سیرت وسوانح) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم، مکرم مولوی محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش مرحوم، مکرم حکیم محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

آپ نے اگر ان تینوں بزرگان میں سے کسی کے بارے میں کوئی ایمانافروز واقعہ سنا ہو یا دیکھا یا انکی سیرت کا کچھ علم ہو تو خاکسار کو تحریراً بھجوائیں۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء (شکیل احمد غوری نواسہ مولوی محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم، فون (ذاتی) 9780703097 (گھر) 9501843863،

(email : shakeelahmad1637@gmail.com

ولادت

مکرم عبد العلیم احمد آف ملیشیاء حال مقیم قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6 ستمبر 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام مامون احمد تجویز فرمایا ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود کے دادا کا نام مکرم جہاری وہاب آف ملیشیاء اور نانا کا نام مکرم بشیر احمد پونچھی آف قادیان ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی کے لئے قارئین سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

26ویں مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ بھارت
منعقدہ 21و22 ر فروری 2015ء بروز ہفتہ واتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس مشاورت مورخہ 21و22 ر فروری 2015ء بروز ہفتہ واتوار کو قادیان دارالامان میں منعقد کی جائے گی۔ انشاء اللہ جماعتوں سے منتخب ممبران اس شوریٰ میں شامل ہونگے۔ اس تعلق سے تفصیلی سرکلر تیار کرواکر بھجوایا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

اراکین انصار متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجلس انصار اللہ بھارت کو تقسیم ملک کے بعد سے لیکر 2010ء تک کی مکمل تاریخ مرتب کرنے کی توفیق عطا کی ہے اور تاریخ ہذا نادر ونایاب تصاویر سے مزین ہے اور مجلس کی تاریخ کو مکمل احتیاط کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ اس تاریخ کا ہر ناصر کے پاس ہونا لازمی ہے تاکہ وہ مجلس کی تاریخ سے مکمل طور پر واقف ہو اور اس سے اراکین انصار کے علاوہ دوسرے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ قیمت کتاب مبلغ -/300 روپے۔

خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر اپنے آرڈر بک کراسکتے ہیں۔

Address:
Qaid Umoomi,
Office Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e-Ansar,
Mohallah Ahmadiyya,
Qadian-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab
email : ansarullahbharat@gmail.com

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

وقف جدید کے 58ویں سال کا پرشوکت اعلان

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015 میں وقف جدید کے 58 ویں سال نو کا اعلان فرمادیا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان عالمی سطح پر وصولی کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں سورۃ التغابن آیت نمبر 17,18 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو بے شمار احکامات ہیں ان میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ مالی قربانی جو مومنین کرتے ہیں ایک نیک مقصد کیلئے ہوتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کیلئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔

حضور انور نے ہندوستان کے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے صوبہ جات و جماعتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	صوبہ جات	نمبر شمار	جماعتیں
1	کیرالہ	1	کرولائی صوبہ کیرالہ
2	جموں کشمیر	2	کالیکٹ صوبہ کیرالہ
3	تامل ناڈو	3	حیدرآباد صوبہ تیلانگانہ
4	آندھراپردیش	4	کولکاتا صوبہ مغربی بنگال
5	ویسٹ بنگال	5	قادیان صوبہ پنجاب
6	اڑیشہ	6	کنٹورٹاؤن صوبہ کیرالہ
7	کرناٹک	7	سولور صوبہ تامل ناڈو
8	قادیان پنجاب	8	پینگاڑی صوبہ کیرالہ
9	اترپردیش	9	چنّئی صوبہ تامل ناڈو
10	مہاراشٹرہ	10	بنگلور صوبہ کرناٹک
11	بہار	11	کرونا گاپلّی صوبہ کیرالہ
12	لکشدیپ	12	پتھ پریئم صوبہ کیرالہ
13	راجستھان	13	کیرنگ صوبہ اڑیشہ

آخر میں حضور انور نے تمام مالی قربانی کرنے والے احباب جماعت کیلئے دعا فرمائی کہ" اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت ڈالے۔ آمین

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز آپ سب کے لئے بے انتہاء مبارک کرے۔ اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ نظامت مال وقف جدید تمام افراد جماعت ہائے ہندوستان اور عہدیداران جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقف جدید بھارت کو دیئے گئے ٹارگیٹ کو پورا کرنے میں آپ سب کی بے لوث قربانی اور مخلصانہ تعاون رہا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید بھارت)

Prop. Asif Mustafa
CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

رسالہ مشکوٰۃ کو اپنے قلمی تعاون سے متمع فرمائیں۔ادارہ

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر محسوس کرتی ہے لیکن جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں سما جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING

Cell :9902222345
9448333381

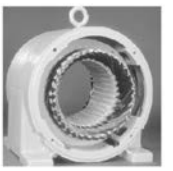

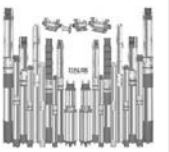

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study Abroad

Get admissions in Top Level Universities/ Colleges/Schools
In
UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Ireland, Holland, Malaysia & China.

Visit / Settlement Abroad

➔Visit/Business Visa
➔Family Settlement Visa
➔Supper Visa for Canada

Just Email us and our office staff will provide you all the Help

EC Education Concern®

Education Concern®
info@educationconcern.com / www.educationconcern.com
Skype: - counseling.educon

تکالیف ومصائب کی انتہا

(مرسلہ تبریز احمد سولیجہ ممبر مجلس ادارت اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

جیسا کہ قارئین نے گزشتہ شمارہ میں یہ ملاحظہ فرمالیا ہے کہ کس طریق سے قریش کے سرداروں نے حضرت ابوطالب کے پاس بار بار جا کر سمجھانے کی کوشش کی کہ کسی طرح آنحضرت ﷺ اپنے دین کی اشاعت سے باز آجائیں مگر جیسا کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق کو بیان کرنے سے نہیں رک سکتا ہوں۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ آپؐ نے ایسا ہی کیا اور کھلم کھلا تبلیغ کی اور پیغام حق پہنچایا۔

مسلمانوں کے متعلق قریش کا فیصلہ: قریش کے رؤساء ابوطالب سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے یہ تجویز کی کہ جس جس قبیلہ میں سے کوئی شخص مسلمان ہو چکا تھا وہ قبیلہ اپنے اپنے آدمی پر دباؤ ڈال کر اسے اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ سب نے مل کر باہم مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ نومسلمانوں پر ان کے اپنے اپنے قبیلہ کی طرف سے زور ڈالا جائے تا کہ کسی قسم کی بین القبائل پیچیدگی نہ پیدا ہو اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب خود مسلمان آنحضرت ﷺ کو چھوڑ دیں گے تو آپ اکیلے کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور یہ سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ یہ فیصلہ بھی قرار پایا کہ صرف زبانی دباؤ تک نہ رہا جائے بلکہ ہر رنگ میں تنگ کر کے اور تکلیف میں ڈال کر نومسلمانوں کو واپس لانے کی کوشش کی جائے۔ جب ابوطالب کو اس مشورہ سے اطلاع ہوئی تو انہوں نے جوابی تدبیر کے طور پر بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک جگہ پر جمع کیا اور حالات بتا کر تحریک کی کہ اس عداوت کے طوفان میں ہمیں محمد (ﷺ) کی مدد کرنی چاہئیے، چنانچہ ابولہب کے سوا جو اسلام کی عداوت میں اندھا ہو رہا تھا، باقی سب نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور قومی غیرت میں آکر دوسروں کے مقابل پر آنحضرت ﷺ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان حالات نے مکہ کی فضا میں ایک آتشی پیدا کر دی۔ مگر چونکہ ابھی تک مسلمانوں کی ایذا رسانی کا فیصلہ ہر قبیلہ کی حدود تک محدود تھا، اس لئے کوئی بین القبائل کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی، ہاں مسلمانوں کے لئے انفرادی طور پر سخت مصائب وآلام کا دروازہ کھل گیا اور اس وقت سے لیکر ہجرت یثرب تک کی داستان خون کے آنسو لانے والی داستان ہے۔

مسلمانوں کی تکلیف کا نمونہ: ان ایام میں جو جو تکالیف مسلمانوں کو پہنچیں ان کو وہی جانتے تھے جن کو یہ مصائب جھیلنے پڑے مگر ہاں تاریخ نے جہاں تک ان واقعات کو محفوظ رکھا ہے اور وہ یقیناً اصل واقعات سے بہت کم ہے۔ ان کا نمونہ درجہ ذیل ہے:

حضرت عثمان جو بنو امیہ میں سے تھے اور ایک نسبتاً پختہ عمر کے اور مرفہ الحال آدمی تھے، لیکن قریش کے مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے ان کو رسیوں سے باندھ کر پیٹا اور ان بیچاروں نے سامنے سے اُف تک نہیں کی۔ (طبقات ابن سا دحالات عثمان بن عفان)

حضرت زبیر بن عوام قبیلہ اصد سے تھے اور ایک جوان مرد آدمی تھے مگر ان کا ظالم چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں آگ کا دھواں دیا کرتا تھا کہ وہ اسلام سے بعض آجائیں مگر وہ بڑی خوشی کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کرتے اور کہتے کہ میں صداقت کو پہچان کر انکار نہیں کر سکتا۔ (زرقانی جلد اول باب اول من اسلم)

حضرت سعید بن زید جو حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے بنو عدی سے تھے اور اپنے حلقے میں معزز تھے لیکن جب عمر بن خطاب کو ان کے اسلام کا علم ہوا تو انہوں نے حضرت سعید کو گرا کر ان کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور اسی کشمکش میں اپنی بہن کو بھی زخمی کر دیا (واضح رہے کہ حضرت عمرؓ نے ابھی اسلام قبول نہ کیا تھا) اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود جو قبیلہ ھزیل میں سے تھے انہیں قریش نے عین صحنِ کعبہ میں مار مار کر ہلکان کر دیا۔ (ابن ہشام ذکر اسلام عمر واسد الغابہ)

حضرت ابوذر غفاری کو قریش نے اتنا پیٹا کہ مارتے مارتے زمین پر بچھا دیا اور قریب تھا کہ جان سے مار ڈالتے مگر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے یہ کہہ کر ان کو قریش سے چھڑایا کہ ''جانتے ہو کہ یہ شخص بنو غفار میں سے ہے جو تمہارے شامی تجارت کے راستے پر آباد ہے اگر ان کو علم ہوا تو تمہارا راستہ

روک دیں گے۔(بخاری باب قصہ اسلام ابی زر)

یہ سختیاں ان لوگوں پر تھیں جو طاقتور قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے۔مگر جو حال غلاموں اور دوسرے کمزور لوگوں کا تھا وہ پڑھکر تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ذیل کی چند مثالیں قریش کے مظالم کا صرف ایک معمولی نمونہ ہے۔

حضرت بلال بن ربہ اُمیہ بن خلف کے ایک حبشی غلام تھے۔اُمیہ ان کو دوپہر کے وقت جب کہ اُوپر سے آگ برستی تھی اور مکہ کا پتھریلہ میدان بھٹی کی طرح تپتا تھا،باہر لیجاتا اور ننگا کر کے زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینہ پر رکھ کر کہتا لات اور عزیٰ کی پرستش کر اور محمد سے علیحدہ ہو جا ورنہ اسی طرح عذاب دیکر ماردوں گا۔بلالؓ زیادہ عربی نہ جانتے تھے بس صرف اتنا کہتے کہ اللہ ایک ہی ہے اللہ ایک ہی ہے اور یہ جواب سن کر اُمیہ اور تیز ہو جاتا اور انکے گلے میں رسہ ڈال کر انہیں شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور ان کو مکہ کے پتھریلے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے جن سے ان کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا مگر ان کی زبان سے سوائے احد احد کے اور کوئی لفظ نہ آتا۔حضرت ابوبکرؓ نے ان پر یہ جور و ستم دیکھے تو ایک بڑی قیمت پر خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔

حضرت ابوفکیہؓ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔انکو بھی اسی طرح گرم زمین پر لٹا دیتے اور سینے پر اتنے بھاری بھاری پتھر رکھتے کہ انکی زبان باہر نکل آتی۔

حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی ایک غلام تھے انہیں بھی اسلام کی وجہ سے سخت تکالیف دی گئیں۔انکو حضرت ابوبکرؓ نے خرید کر اپنے پاس بکریاں چرانے کے لئے رکھ لیا۔

حضرت لبینہؓ بنو عدی کی ایک لونڈی تھی۔اسلام لانے سے پہلے حضرت عمرؓ انکو اتنا مارتے کہ مارتے مارتے تھک جاتے تھے۔لیکن جب ذرا دم لیتے تو پھر اسی طرح مارنا شروع کر دیتے تھے۔وہ سامنے سے صرف اتنا کہتی کہ عمر اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا اس ظلم کو بے انتقام نہ چھوڑے گا۔

حضرت زنیرہؓ بنو مخزوم کی لونڈی تھیں۔ابوجہل نے اسے بے دردی سے پیٹا کہ اس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ابوجہل اس کی طرف اشارہ کر کے طنزاً کہا کرتا تھا کہ ''اگر اسلام سچا ہوتا تو کیا بھلا اسے مل جاتا اور ہم محروم رہ جاتے۔''

حضرت صہیبؓ بن سنان رومہ ہر چند کہ اب غلام نہ تھے اور تھے بھی نسبتاً خوشحال۔لیکن قریش انکو اتنا پیٹتے کہ ان کے حواس مختل ہو جاتے۔یہ وہی صہیبؓ ہیں جن کو حضرت عمرؓ نے زخمی ہونے کی حالت میں امام الصلوٰۃ مقرر کیا تھا اور انہوں نے حضرت عمر کا جنازہ پڑھایا تھا۔(اسد الغابہ و تاریخ کامل)

اسی طرح حضرت خبابؓ بن الارت بھی کوئی غلام نہ بلکہ لوہار کا کام کیا کرتے تھے،ایک دفعہ قریش نے انکو پکڑ کر انہی کی بھٹی کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر الٹا لٹا دیا اور ایک شخص انکی چھاتی پر چڑھ گیا تا کہ آپ کروٹ نہ بدل سکیں۔چنانچہ وہ انگارے اسی طرح جل جل کر اسی طرح انکے نیچے ٹھنڈے ہو گئے۔حضرت خبابؓ نے مدتوں بعد یہ واقعہ حضرت عمرؓ کو سنایا اور اپنی پیٹھ کھول کر انکو دیکھائی جو زخموں کے داغوں سے بالکل سفید تھی۔ایک بار حضرت خبان سے ایک رئیس عاص بن وائل نے ایک تلوار بنوائی جب آپؓ نے قیمت کا مطالبہ کیا تو عاص نے کہا کہ تم لوگ تو یہ دعوہ کرتے ہو کہ جنت میں ہر قسم کی نعمت سونا چاندی وغیرہ سب حسب خواہش ملے گی۔سو تم اپنی تلوار کی قیمت جنت میں آ کر لے لینا۔کیونکہ اگر تم جنت میں جانے کی توقع رکھتے ہو تو مجھے تو بدرجہ اولیٰ ہونی چاہئے،یہ کہہ کر قیمت دینے سے انکار کر دیا۔(بخاری و مسلم بحوالہ تلخیص الصحاح جلد اول صفحہ ۲۰۶)

حضرت عمارؓ اور انکے والد یاسرؓ اور انکی والدہ سمیہ کو بنی مخزوم جن کی غلامی میں سمیہ کسی وقت رہ چکی تھی اتنی تکلیف دیتے تھے کہ انکا حال پڑھ کر بدن پر لرزے پڑنے لگتے ہیں۔ایک بار جب ان لوگوں پر ظلم کیا جا رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتفاقاً وہاں سے گزر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی طرف دیکھا اور دردمندانہ دل سے فرمایا:صبراً آل یاسر فان موعدکم الجنۃ۔یعنی اے آل یاسر صبر کا دامن نا چھوڑنا کیونکہ خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلے جنت تیار کر رکھی ہے۔آخر یاسرؓ تو اسی حالت میں جاں بحق ہوئے۔اور بوڑھی سمیہؓ کی ران پر ظالم ابوجہل نے اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ وہ انکے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جا نکلا۔اور اس بے گناہ خاتون نے اس جگہ ہی تڑپتے ہوئے جان دے دی۔اب صرف عمارؓ ہی باقی رہ گئے

تھے ۔انکو بھی ان لوگوں نے انتہائی عذاب اور دکھ میں مبتلہ کیااور انکو آنحضرت ﷺ کے خلاف بولنے پر بہت مجبور کیااور کہا کہ جب تک تومحمد(ﷺ) کا انکار نہیں کریگا ہم اسی طرح عذاب دیتے رہیں گے۔چنانچہ آخر عمارؓ نے سخت تنگ آ کرکوئی نازیبا الفاظ مہنہ سے کہہ دئے جس کفار نے انہیں چھوڑ دیا۔لیکن اس کے بعد عمار فوراً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زارزار رونے لگے۔آپؐ نے پوچھا'' کیوں عمار کیا بات ہے۔'' انہوں نے کہا'' یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا۔مجھے ظالموں نے اتنا دکھ دیا کہ میں نے آپؐ کی متعلق کچھ ناگفتنی الفاظ مہنہ سے کہہ دئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا'' تم اپنے دل کا حال کیسا پاتے ہو''۔اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا دل تو اسی طرح مؤمن ہے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت میں اسی طرح سرشار ہے۔'' آپؐ نے فرمایا'' تو پھر خیر ہے۔خدا تمہاری اس لغزش کو معاف کرے۔''

کفار کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو تکالیف: مسلمانوں کی ان تکالیف کے مقابل پر آنحضرت ﷺ کی ذاتی حالت بھی مخالفت کے اس طوفان بےتمیزی میں چنداں تسلی بخش نہ تھی۔بے شک بنو ہاشم اور بنومطلب کے اس فیصلہ کے بعد جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے آپؐ کو اپنے اعزّہ واقارب کی عمومی حمایت حاصل تھی۔اور قریش کی بین القبائل سیاست میں یہ حمایت خاصہ وزن رکھتی تھی۔لیکن اوّل تو آپؐ کے چچا ابولہب کی بیوفائی اور غداری نے اس فیصلہ کی طاقت کو ایک حد تک کمزور کر دیا تھا دوسرے خود قریش بھی یہ دھمکی دے چکے تھے کہ اگر بنو ہاشم اور بنومطلب آنحضرت ﷺ کی پشت و پناہ بننے سے باز نہیں آئیں گے تو پھر ہم ان سب کا مقابلہ کریں گے اور گو ابھی تک انہوں نے اس دھمکی کو پورے طور پر عملی جامہ نہ پہنایا تھا لیکن وہ اسکی تیاری میں مصروف تھے اور طعن وتشنیع اور نوک جھونک سے گزر کر کبھی کبھی اپنا بچاؤ رکھ کر عملی چھیڑ چھاڑ بھی کر لیتے تھے،چنانچہ سب سے پہلے تو انہوں نے ایک مجلس کر کے اس سوال پر غور کیا کہ اب جو حج کے ایّام آئیں گے تو اس موقعہ پر لازمی باہر سے آنے والے حاجیوں میں اسلام کے متعلق چرچا ہوگی اور لوگ آ کر ہم سے پوچھیں گے کہ یہ نیا نبی کون ہے اور کیا کہتا ہے۔اس لئے ہمیں باہم مشورہ سے کوئی جواب سوچ رکھنا چاہئے تا کہ ہمارا آپس کا اختلاف کوئی برا اثر پیدا نہ کرے۔چنانچہ سب رؤسا قریش ولید بن مغیرہ کے مکان پر جمع ہوئے اور ولید نے ان کے سامنے ایک افتتاحی تقریر کر کے ساری بات سمجھائی اور بتایا کہ اب حج کا وقت آ رہا ہے اور (محمد ﷺ) کے دعوے کی خبر باہر پہنچ چکی ہے اور لازماً حج پر آنے والے لوگ اس کے متعلق پوچھیں گے پس ہمیں چاہئے کہ باہم مشورہ سے کوئی ایک پختہ جواب سوچ رکھیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف باتیں کہہ کر خود اپنے اثر کو مٹا لیں اس پر ایک شخص بولا کہ ہمارا جواب صاف ہے کہ یہ شخص ایک کاہن ہے اور کاہنوں کی سی باتیں کر کے اس نے چند لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے ولید نے کہا کہ ہم اسے کاہن کس طرح کہہ سکتے ہیں جبکہ اس میں کاہنوں کی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی ہے نہ کاہنوں سا ترنم ہے اور نا کاہنوں سا انداز بیان۔دوسرے نے کہا کہ پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محمد (ﷺ) مجنون ہے اور اپنے جنون کے جوش میں باتیں کرتا رہتا ہے۔ولید نے کہا کہ ہماری یہ باتیں کون مانے گا اور جنون کی وہ کون سی علامتیں ہیں جو ہم محمد (ﷺ) میں دیکھا سکیں گے۔پھر کسی نے کہا کہ ہم کہہ دیں گے کہ یہ شخص شاعر ہے یا جادوگر ہے اپنے جادو اور اشعار کے اثر سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ولید نے اس بات کو بھی نکار دیا۔پھر لوگوں نے کہا کہ اے ولید تم ہی بتاؤ کہ ہم لوگوں کو کیا کہیں گے۔اس پر ولید نے کہا کہ اس معاملہ تو میں خود حیران ہوں کہ کیا کہا جائے۔جو بات بھی سوچتا ہوں وہ محمد (ﷺ) پر چسپاں ہوتی ہی نہیں ہے۔اور ایسی بات کو کہنا جس سے لوگوں کو تسلی نہ ہو خود اپنے آپ کو ہنسی کا نشانہ بنانا ہے۔پس اس مجلس میں یہ ہی فیصلہ ہو پایا کہ ہم سب لوگوں کو یہ ہی کہیں گے کہ محمد (ﷺ) ساحر ہے جو اپنی مخفی سحر کاری سے باپ کو بیٹے سے، بھائی کو بھائی سے، خاوند کو بیوی سے جدا کرتا چلا جا رہا ہے۔چنانچہ حج کا موقعہ آیا تو قریش کے بچہ بچہ کی زبان پر یہ فقرہ تھا کہ محمد (ﷺ) تو ایک ساحر ہے جو جس بھی گھر میں داخل ہوتا ہے انشقاق و اختلاف کا بیج بو کر نکلتا

ہے۔اس پروپیگنڈا نے تمام قبائل میں آنحضرت ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کے خلاف ایک خطرناک ہیجان پیدا کردیا تھا۔(سیرۃ ابن ہشام)

چنانچہ اس انگیخت میں آکر شہر کے آوارہ اور اوباش مزاج لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے متعلق آپؐ کے سامنے بھی اور آپؐ کے پیچھے بھی طرح طرح کی بکواس کرتے جس کی غرض دل دکھانے اور اشتعال پیدا کرکے فساد برپا کرنے کے اور کچھ نہ تھی۔آپؐ کے پڑوسیوں کا یہ معمول تھا کہ آپؐ کے گھر پر پتھر پھینکتے تھے۔دروازے پر کانٹے بچھاتے تھے۔اور جب بھی کوئی تکلیف آپؐ کو پہنچتی تو بہت خوش ہوتے اور قہقہے لگاتے۔ایک دفعہ آپؐ کے گھر میں انتہائی گندی اور متعفن چیز پھینک دی گئی تو آپؐ خود وہ چیز لے کر باہر آئے اور فرمایا:''اے ابوعبدمناف! یہ تم اچھا ہم سائیگی حق ادا کر رہے ہو۔'' مگر جن کانوں تک یہ آواز پہنچی تھی وہ شرافت کی اپیل سے بالکل بے بہرے تھے۔انہی دنوں ہی قریش نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ آپؐ کو محمد (ﷺ) کی بجائے مذمّم (نعوذ باللہ) کہا جائے۔یعنی مذمت شدا کہہ کر بلایا جائے۔(نعوذ باللہ) چنانچہ کچھ عرصہ تک مکہ میں اس نام کا چرچا رہا اور قریش کو اتنی بھی شرم نہ آئی کہ جس شخص کو ہم دعویٰ سے پہلے امین کہتے تھے اس کو اب ان ناموں سے موسوم کیا جارہا ہے۔آنحضرت ﷺ کو جب ان ناموں کا علم ہوا تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ میں تو محمد (ﷺ) ہوں میں مذمّم کیسے ہوسکتا ہوں۔دیکھو خدا مجھ کو گالیوں سے کس طرح محفوظ رکھتا ہے۔(بخاری باب ماجاء فی اسماء الرسول)

مگر اس زمانہ میں قریش کی ایذاء رسانی صرف زبانی باتوں تک محدود نہ تھیں بلکہ وہ بعض اوقات جوش میں آکر یا موقعہ نکال کر آپ کو عملی نقصان پہچانے اور جسمانی تکالیف میں مبتلہ کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔چنانچہ ایک بار آنحضرت ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط غصہ میں اٹھا اور آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اسے زور سے کھینچا کہ آپؐ کا دَم گھٹنے لگا۔حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا وہ دوڑے چلے آئے اور آپؐ اس بدبخت کے شر سے بچایا۔اور قریش سے مخاطب ہوکر کہا: اَتَقْتُلُون رجلاً ان یقول ربّی اللہُ ''یعنی کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے ہی قتل کرتے ہو وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟''۔اس موقعہ پر بھی صحن کعبہ میں آپؐ نے توحید کا اعلان کیا جس سے قریش میں جوش پیدا ہوگیا۔

بہرحال ان تمام مصائب کے وقت بھی آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو صرف اور صرف صبر کرنے کا حکم دیا۔اور آپؐ کو تو اپنی ذاتی تکلیف کی پروا بالکل نہیں تھی۔آپؐ کو ہمیشہ ہی مسلمانوں کے بارے میں فکر ہوتی تھی اور خاص طور پر کمزور مسلمانوں کے لئے آپ فکرمند ہوتے تھے۔اسی لئے آپ ﷺ ہمیشہ ہی مسلمانوں کو صبر وتحمل کی تعلیم دیتے اور گزشتہ انبیاء کے متبعین کی تکالیف کا ذکر کرتے تھے اور اس طرح آپ ﷺ انکی تربیت فرماتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی نومسلمانوں کی اس رنگ میں تربیت فرمانے کا ارشاد فرماتے تھے۔

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

مجالس کی کارگزاری

(خلاصہ تیار کردہ سید عبدالہادی ممبر مجلس ادارت)

1۔بنگلور:(سید شارق مجید سیکرٹری وقف نو)

امسال سالانہ اجتماع بھارت میں وقف نو کے دو خدام اور ایک طفل شامل ہوئے۔

اللہ کے فضل سے ماہ اکتوبر اور نومبر میں ہر اتوار کو مسجد میں 11:00 بجے تا 1:00 بجے تک باقاعدگی کے ساتھ وقف نو کی کلاسز لگتی رہی۔نصاب کے مطابق پڑھائی کروائی گئی خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب اور مکرم مولوی میر عبدالحمید صاحب بھرپور تعاون کرتے رہے۔

مورخہ 2 اکتوبر کو جماعت احمدیہ بنگلور اور جکور کے وقف نو کا مشترکہ اجلاس جکور میں منعقد کیا گیا۔جس میں 25 وقف نو بچوں نے شرکت کی۔اس دوران سی ڈی کے ذریعہ بچوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات جو وقف نو کی اہمیت و برکات سے تعلق رکھتے تھے دیکھائے گئے۔اس دوران طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔اس کے بعد خاکسار اور مکرم محمد کلیم خان صاحب نے تقاریر کیں۔

مورخہ 22 نومبر کو وقف نو بچوں کو معلومات کی غرض سے سائنس میوزئیم کی سیر کروائی گئی بچوں نے دلچسپی سے میوزئیم دیکھا۔

2۔کرڈاپلی،اڑیشہ:(از شیخ مبشر ناظم اطفال)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 29 ستمبر تا 4 اکتوبر کرڈاپلی کے اطفال کے تربیتی کیمپ کا شاندار انعقاد کیا گیا جسمیں کٹک زون کی سات جماعتوں سے 80 سے زائد اطفال نے شرکت کی اس دوران اطفال کو کامیابی کی راہیں ،نماز، دینی مسائل سیکھائے گئے۔آخری دن علمی وورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔اس کیمپ میں مکرم ومحترم ظہیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔

مورخہ 6 اکتوبر کو اطفال کے دو پروگرام مشاہدہ ومعاینہ و quiz competation کرائے گئے۔

مورخہ 19 اکتوبر کو جماعت کرڈاپلی میں طاہر ہومیو پیتھی ڈسپنسری کی طرف سے قادیان سے آئے ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب کی مدد سے ہومیو پیتھی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں 350 سے زائد احباب کا معاینہ کیا گیا اور دوائیاں دی گئیں۔

مورخہ 24 اکتوبر کو جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں وقف نو کا تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔جس میں مکرم ظفر اللہ صاحب سیکریٹری وقف نو بھارت اور مکرم شیخ حارون رشید صاحب اور مکرم شیخ علاؤالدین صاحب نے شرکت کی اور نصائح فرمائیں۔

مورخہ 7 تا 13 نومبر کو اطفال الاحمدیہ کرڈاپلی نے ہفتہ مال منایا۔مورخہ 2 نومبر کو اطفال کا ایک پکنک کا پروگرام منایا گیا۔مورخہ 8 نومبر کو ایک شادی کے پروگرام میں اطفال نے 250 افراد میں پانی تقسیم کیا۔اسی طرح اس ماہ اطفال نے لیف لیٹس بھی تقسیم کئے۔اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول

NAVNEET
JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

فرمائے اوراس کے بہترنتائج ظاہرفرمائے۔

3۔بلونگی،کرناٹک(محمد اکرم معلم سلسلہ)

مورخہ 5 اکتوبر کومکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بلونگی کے زیر صدارت خدام واطفال کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔تلاوت،نظم کے بعد مقررین نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔اس دوران عید الاضحیٰ پر خدام واطفال کو ڈیوٹیوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔اس موقعہ پر ایک مثالی وقارعمل کا بھی انعقاد کیا گیا۔اس اجلاس میں 22اطفال اور 37 خدام شامل ہوئے۔

4۔پٹنہ،بہار(ازحلیم احمد مبلغ انچارج)

مورخہ 3 نومبر کو احمدیہ مسلم جماعت پٹنہ گیا(بہار) کی طرف سے بمقام گیا(Hotel Upnar)میں All Religious Get Togther Party پروگرام منعقد کیا گیا۔یہ پروگرام دوپہر 3 بجے مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔اس دوارن مکرم عرفان احمد صاحب صدر گیا،D.K SUNITA برہما کماری،عیسائی مذہب کی طرف سے priya rajan،مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ،خاکسار کے علاوہ پریس اور میڈیا کے بھی بہت سے نمائندے شامل ہوئے۔تمام شالین نے جماعت احمدیہ کے کاموں کی سراہانہ کی اوراس طرح کے پروگرام بار بار منعقد کرنے کو کہا۔اس دوران شالین کو ایک ڈاکنٹری بھی دکھائی گئی اور جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہترنتائج ظاہرفرمائے ۔آمین۔

4۔ماچھنور،کرناٹک:(ازسعادت احمد ضلعی قائد)

مورخہ 9 نومبر کو دیودرگ کے 6خدام اور 3خدام دیوتکل جماعت سے مثالی وقارعمل منعقد کرنے لئے ماچھنور پہنچے اور وہاں بند پڑے مشن ہاوس کی صفائی کی۔تمام خدام نے بڑی محنت کے ساتھ مسجد کے اردگرد کی مکمل صفائی کی نیز معلم کواٹراور مسجد کی سفیدی کی۔اللہ تعالیٰ تمام شالین کو جزائے خیر سے نوازیں۔

اعلان نکاح

مکرم محمد اشرف نایک آسنور،کشمیرابن مکرم مرحوم علی محمد نایک عمر 23 سال کا نکاح مکرم مختار احمد وانی قائمقام امیر جماعت احمدیہ آسنور کشمیر نے عزیزہ شگفتہ شاہین بنت مکرم عبدالحق وانی صاحب آسنور،کشمیر،عمر 21 سال کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر کے عوض پڑھایا۔قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔(منیجر مشکوٰۃ)

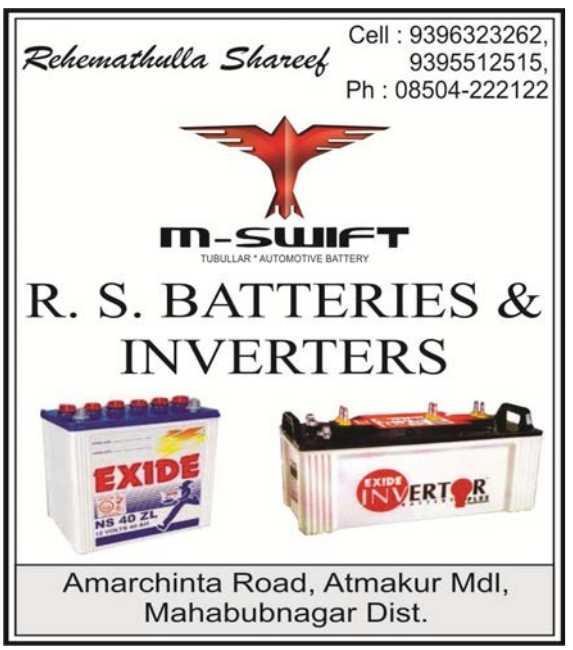

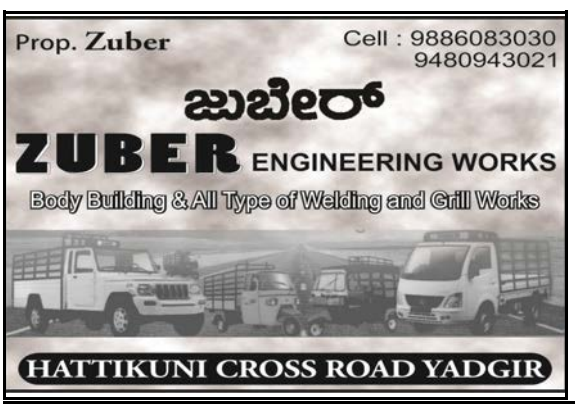

with all the due requirements. Also, it enjoins one to try to be regular in offering Tahajjud prayer as well, so that one is able to constantly offer prayers to God.

The twelfth commandment enjoins upon one to recite Durud (invoke blessings upon the Holy Prophet.(

The thirteenth commandment enjoins upon one to constantly supplicate to God for the forgiveness of one's sins.

The fourteenth commandment enjoins upon one to remember and be grateful to God and glorify Him for His bounties. One should also be grateful to those who have done any favour to him.

The fifteenth commandment enjoins upon one to glorify Allāh in all circumstances of life.

The sixteenth commandment enjoins upon one not to cause any harm to Allāh's creatures.

The seventeenth commandment enjoins upon one to forgive others and avoid bearing enmity or grudge towards one's fellow beings. It also says that if one wishes the reformation of a person, one should convey one's complaints against him to the authorities.

The eighteenth commandment enjoins upon one to always remain obedient and show submission to God Almighty.

The nineteenth commandment enjoins upon one to stop following erroneous customs and traditions.

The twentieth commandment urges one not to follow one's selfish desires. When one shuns selfish desires for the sake of Allāh, Allāh raises the status of such a person in heaven.

The twenty-first commandment enjoins upon one to accept God as the Absolute Sovereign over one's life and act upon all His commandments.

The twenty-second commandment enjoins upon one to take the word of God and the word of the Holy Prophet as the beacon of light to follow.

The twenty-third commandment enjoins upon one to completely shun arrogance and pride.

The twenty-fourth commandment enjoins upon one to adopt humility, meekness and humbleness.

The twenty-fifth commandment enjoins upon one to adopt civility and good manners.

The twenty-sixth commandment enjoins upon one to adopt righteous conduct and stresses upon one to live a life of humility and modesty .

The twenty-seventh commandment enjoins upon one to hold the honour of and love for Faith dearer to oneself than the honour of and love for one's own life, wealth and dignity.

The twenty-eighth commandment enjoins upon one to show sympathy towards God's creatures for the sake of His pleasure alone.

The twenty-ninth commandment enjoins upon one to utilize one's God-given faculties towards the good of mankind.

The thirtieth pledge we make is that we will establish such a relationship of submission and obedience to the Promised Messiah as is not to be had with any other person.

May God enable us to fulfil our pious vows and act upon the teachings mentioned above! May God overlook the shortcomings we have committed in the past year and may He enable us to perform good deeds during the current year. Āmīn.

Next, Huzoor (May Allāh be his Helper(announced the martyrdom of Luqman Shahbaz Sahib of Bhirri Shah Rahman in District Gujranwala, Pakistan, and spoke of his devotion and his sincerity for the Jamā'at. Huzoor (May Allāh be his Helper(also announced the sad demise of Shehzade Satanos of Macedonia and said that he would lead the funeral prayer of both of the deceased persons in absentia after the Jumu'a.

SUMMARY OF KHUTBA JUMA

DELIVERED BY HADHRAT KHALIFATUL MASSIH V (atba) on On 2January 2015

On 2January 2015,Hazrat Khalīfatul-Masīh V(May Allāh be his Helper(delivered the Friday Sermon at the Baitul Futūh Mosque, Morden, London.

Huzoor (May Allāh be his Helper(began the Friday Sermon by conveying the New Year greetings to the Jamā'at and said: We ought to reflect upon the past year and see if we spent it in accordance with the pious vows we had made at its beginning. We should then make a firm resolve to make up for the shortcomings which occurred during the past year.

Huzoor (May Allāh be his Helper(said: We have been assigned the task of performing good deeds and, therefore, we need to assess ourselves if we have done our level best to fulfil our obligations in this regard. Besides, we need to realise that we must acquire the level of piety and righteousness that the Promised Messiah expected of us. Each one of us makes a solemn pledge, at least once a year, on the occasion of the International Bai'at, that he will try to obtain the level of piety expected of him by the Promised Messiah as stated by him in the Ten Conditions of Bai'at. In order to obtain this level of righteousness, one has to always keep in view the Ten Conditions of Bai'at. It is not enough to merely believe in the Conditions rather it is important to act upon them fulfilling all their requirements. One should protect oneself from impious acts as one protects oneself from wild beasts and animals.

Huzoor (May Allāh be his Helper(said: Although the Conditions of Bai'at are only ten in number, they contain as many as thirty commandments.

The first commandment enjoins one to refrain from shirk(holding partners with God.(The shirk is not only to worship idols made of silver and gold, but rather at times one begins to worship one's own words and actions and plans as idols.

The second commandment enjoins one to eschew falsehood, for he who relies upon falsehood stops relying upon God. Therefore, one must avoid falsehood in all matters of life.

The third commandment forbids adultery and fornication. In light of this, one also has to avoid the occasions and excuses as might lead to the committing of these evils. To avoid the occasions and excuses as might lead to such evils is the sign of true chastity .

The fourth commandment forbids the trespasses of the eye. Indeed, the fire of hell is forbidden for the eye that avoids looking at things God has declared unlawful for it to look at.

The fifth commandment forbids all manner of evil and sinfulness. To act against the commandments of the Almighty God and utter abuse and vituperation is an act of sinfulness.

The sixth commandment forbids us to commit wrong, that is, to usurp the rights of one's fellow beings.

The seventh commandment forbids dishonesty. One has been enjoined not to be dishonest even to those who are guilty of dishonesty.

The eighth commandment prohibits all kinds of disorder, mischief and quarrels.

The ninth commandment prohibits all manner of rebellion. One should, therefore, avoid performing such acts and uttering such words against the government and Nizām-e-Jamā'at as amount to the violation of the laws.

The tenth commandment forbids one to be carried away by passions and enjoins one to be obedient to the commandments of the Almighty God.

The eleventh commandment enjoins upon us five obligatory prayers to be performed on time and

مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مہمانانِ کرام دُعا کرتے ہوئے

محترم ناظر صاحب اعلیٰ نمائندہ حضور انور معائنہ کارکنان فرماتے ہوئے

جلسہ سالانہ قادیان میں خدام مہمانان کی چیکنگ کرتے ہوئے

جلسہ سالانہ قادیان میں رضا کاران مہمانان کی رجسٹریشن کرتے ہوئے

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر تیاری طعام کا منظر

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مہمانان کرام کی آمد کا منظر

مقررین جلسہ سالانہ قادیان 2015ء

Registered with Registrar of Newspapers of India at No. **38951/82** Postal Registration No : **GDP|018|2013-15**

Monthly MISHKAT Qadian

Rs. 20/-

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 E-mail : mishkat_qadian@yahoo.com

Chairman : Rafiq Ahmad Beig

Editor : Ataul Mujeeb Lone **Ph : 09815016879**

Manager : Tahir Ahmad Beig Ph : 09915223313

Volume : 34 **January 2015CE** **Sulah 1394HS** **Issue : 1**

جلسہ سالانہ قادیان 2015 کے موقع پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تقریر کرتے ہوئے جبکہ محترم
چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ صدارت فرماتے ہوئے۔